مولانا سید یوسف شاہ
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

# مکاتیب

## ڈاکٹر شیر علی شاہ بنام مولانا سمیع لحق

### ٹنڈوالٰلہ یار کا جلسہ شیخ الحدیث کی شرکت: صدر ایوب کا خطاب

بخدمت اخی الصدیق رفیقی الشفیق شرفنی اللہ بلقائک، سلام مسنون، آپکا مودت نامہ کاشف مافیہا ہوا تھا ،یادفرمائی کا شکریہ، بھائی جان تاخیر جواب اسوجہ سے ہے کہ آپ نے لکھا تھا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب کے واپسی کے حالات سے بھی مطلع کیجئے ،بوجہ انکے واپسی کا منتظر رہتا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب زید مجدہ بمعہ عبدالعظیم صاحب کل بروز منگل تشریف لائے عظیم صاحب بہت خوش تھے کہ سفر کامیاب رہا نیز ہر دونوں کی صحت بھی اس سفر میں بہ نسبت قبل کے اچھی ہوئی ہے عظیم نے یہاں سے جاتے وقت الحاج غلام رسول صاحب کین مرچنٹ حیدرآباد والا کوتار دیا تھا کہ حضرت مولانا صاحب تشریف لا رہے ہیں چنانچہ انہوں نے بروقت سٹیشن پر کار کھڑا کیا تھا وہاں پہنچتے ہی انکا استقبال کیا گیا اور بذریعہ کار مولانا کو اپنے دولت خانہ پہنچا دیا گیا وہاں آرام وغیرہ کرنے کے بعد انکوایک دوسری کار میں جو تقریباً بیس روپے پر حیدرآباد سے ٹنڈوالٰلہ یار تک کرایہ پر طے ہوئی ٹنڈوالٰلہ یار چلے گئے اگرچہ مولانا صاحب نے بہت اصرار کیا مگر عظیم نے اور حاجی صاحب نے انکو کار میں جانے پر مجبور کیا۔ ادھر باچا صاحب بمعہ رفیق غار حیدرآباد کے سٹیشن پر گاڑی سے اتر کر چادر اور رومال سے چہرہ کو صاف کرتے رہے اور مجبورا ٹرین کے ذریعہ منزل مقصود روانہ ہوئے وہاں دستار بندی کے موقعہ پر صرف جنرل ایوب صاحب نے چھپی ہوئی تقریر کی جو اخباروں میں آپ نے دیکھی ہوگی جسمیں علماء کو کمیونزم وغیرہ کی مدافعت کی تلقین وغیرہ تھی، پھر سرکٹ ہاؤس میں جنرل صاحب اور مدعوین علماء کرام نے باہم بیٹھ کر چائے نوشی کی جنرل صاحب نے تمام کیساتھ خوب گپ شپ لگائی کسی کے ساتھ اردو میں اور کسی کے ساتھ پشتو میں پھر وہ چلے گئے اجلاس کا کوئی خاص انتظام نہیں تھا غالبًا مولانا صاحب نے تقریر نہیں کی اور نہ دیگر علماء نے اگر کسی نے کی بھی تو چند آدمیوں کے سامنے۔ مولانا شمس الحق کے ترجمے میں مودودیئے چند افراد بیٹھے تھے واپسی میں ملتان میں بھی اترے ہیں وہاں کوئٹہ والا حکیم سے دوائی وغیرہ اور غالباً شاہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے بھی ملاقات ہوئی آج عظیم سوات چلے گئے ،ابھی کچھ تین گھنٹے ہوئے ہونگے

کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب کیساتھ دارالعلوم سے بعد از نماز عصر آرہا تھا نماز کے بعد خطوط وغیرہ لکھنے کیلئے بٹھایا، جب میں اٹھا تو کہا صبر کرو۔ میں بھی جانیوالا ہوں اور عبداللہ خان کی تعزیت کرتا ہوں عبداللہ خان ۲۱ شوال کو فوت ہوا ہے رسالدار عبداللہ خان۔

## مکتوب نگار اور شیخ الحدیث کی ظریفانہ باتیں

راستہ میں مجھے کہنے لگا کہ آپ کے حسن طلب پر سمیع الحق کو تیس روپے دیدیئے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو طلب نہیں کیا فرمایا کہ آپ نے کاغذ میں لکھا کہ آپ کو رقم دیں گے اور کہا کہ آپ ایک دوسرے کے پورے ایجنٹ ہیں (میں نے عبدالعظیم کو خط لکھتے وقت کہا تھا کہ اس خط کو راستہ میں مولانا صاحب کو دکھادیں) ایک تو آپ نے رقم کے متعلق اور دوسرا یہ کہ میں نے اپنا بڑا اس اسمیں نکالا تھا۔ مولانا نے اس کے متعلق بھی کہا کہ مجبوری کی وجہ سے ہمیں ان ملازمین کو یہ کتابیں دینی پڑیں عذر ومعذرت کرنے لگا۔ میں نے کہا میں راضی ہوں۔ مگر جی لگا کے نہیں پڑھا سکوں گا پھر کہنے لگا، کہ تیس روپے تو کافی ہوں گے، میں نے کہا ہاں کافی ہیں پھر فرمایا کہ وہاں یہ رقم کیسے خرچ ہوتا ہے میں نے کہا وہاں تو پانی پینے پر بھی کئی آنے خرچ ہوجاتے ہیں وہاں تو روپوں کی کوئی وقعت نہیں بہرحال آپکی پوزیشن کو سالم وبرقرار رکھا آپ پر احسان نہیں محض حق رفاقت ادا کرنا ہے تاکہ آپ یہ نہ کہیں کہ میرے ساتھ رہ کر اب میرے عدم موجودگی میں میری گیت نہیں گاتا۔ آپ نے محترم عزیز صاحب حیدری کے متعلق یک لفظ بھی نہیں لکھا آپ کیوں ڈرتے ہیں ان کے حالات کو ضرور لکھا کریں تاکہ مجھے تسلی ہو وہ تو ہمارے پرانے رفیق ہیں آپکے اب سے رفیق بن گئے ہوں گے اور ہمارے تو اس وقت سے رفیق ہیں کہ ان دنوں میں آپ مکلّف نہیں تھے۔

امسال گزشتہ سالوں کی نسبت طلبہ بہت زیادہ ہیں، ۳۰۰ تک داخلہ پہنچ گیا ہے حالانکہ اکثر پرانے طلبہ نہیں آئے، آج سے داخلہ گویا کہ بند ہوگیا ہے، نئے مدرسین قابل ہیں سنا ہے کہ آج جامعہ کا افتتاح شمس الحق صاحب افغانی کے درس حدیث سے ہوا گزشتہ رات کو اس نے مسجد حاجی صاحب میں درس کلام پاک لاؤڈ سپیکر سے دیا تھا، ہمارا لاؤڈ سپیکر خراب ہوگیا ہے اسمیں تمام وال وغیرہ جل گئے ہیں اب اسپر تقریبا دوسو روپے خرچ ہو کر صحیح ہو سکے گا۔

## مفتی یوسف کا مولانا احمد علی لاہوری کو تسلی کرانے کیلئے خط

اس دن مفتی صاحب (مولانا مفتی محمد یوسف بونیری مدرسہ حقانیہ) سے ملا، آپ کے طرف سے ہمدردی کا اظہار کیا بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری زید مجدھم کو ایک خط لکھ رہا ہوں کہ وہ میری تسلی کریں میں نے کہا وہ لمبے خطوط نہیں پڑھتے اور نہ ان کو اکثر خطوط دیئے جاتے ہیں مشافہۃً ان سے گفتگو کریں۔ حنیف طالب العلم بھی ان کے پاس ہے۔ آپ نے کتابوں کے متعلق لکھا ہے غالبا دارالعلوم نے ماہ

رمضان میں کچھ پچیس تیس روپے کی فروخت کئے ہیں جب سے میں آیا ہوں مجھ کو کچھ پندرہ تک روپے وصول ہوئے ہیں مجھ پر مختلف ڈیوٹیاں عائد ہوئی ہیں ایک تو انسانی فضیلت کا راز اور دفتری خطوط، اسباق کی پڑھائی، اور فصل کی کٹائی وغوبل میں حاضری۔ یہ خط اس وجہ سے بہت سپیڈ سے لکھدیا ہے اگر غلطی ہوئی ہو تو محسوس نہ فرمادیں۔

(اکوڑہ خٹک ۱۸رشعبان بوقت ۹ بجے رات ۱۹۸۵ء......مولانا سمیع الحق مدظلہ کے قیام دورۂ تفسیر لاہور کے دوران لکھا گیا)

---

## دارالعلوم حقانیہ اور شیخ الحدیث کے احوال

سلام مسنون۔ مدت مدید کے بعد آپکی خدمت میں حاضر ہونیکی جرات کررہا ہوں امید ہے کہ میری ان گنت مصروفیات کا جائزہ لیتے ہوئے چین بجبین نہ ہونگے۔ اگر ۲۰رشوال کو آتا تو اچھا رہتا۔ بمشکل میں لاہور کو آسکونگا اور خلاصہ جات کو یاد کرنا تو بجائے خود جو یاد کئے تھے وہ بھی نسیاً منسیا ہوگئے ہیں.............

## مولانا لاہوری کے آمالی تفسیر اور شیخ الحدیث کی تعریف

ابھی تک خلاصوں (حضرت لاہوری کے درس تفسیر میں ہر رکوع اور سورۃ کا چند لفظوں میں خلاصہ بیان کرتے جسے یاد کر کے پوچھنے پر علی الفور دہرانا پڑتا، مولانا شیر علی شاہ صاحب صرف رمضان تک دورۂ تفسیر میں شریک رہے، حقانیہ کے درسی اور تعلیمی ضرورت کے وجہ سے وہ واپس ہوئے اور امتحانات سالانہ میں شرکت کی) کو چُھ نہیں کیا وہ ابتدائی کاپی حضرت شیخ التفسیر صاحب شیخنا شیخ الحدیث صاحب نے مطالعہ کیلئے لی ہے حضرت شیخ التفسیر صاحب کی اس جدید طرز اور تفسیر بالاعتبار والتاویل کی تعریف کرتے رہتے ہیں ون وے ٹریفک بہت مفید تھا یہاں تو ایک ایک میل جانا ہوتا ہے البتہ وہاں کے ربڑی روٹی سے نجات تو مل گئی ہے آہستہ آہستہ قبض کی شکایت بھی دور ہوجائیگی۔ آپکو بالکل خالص گھی تیار کیا جارہا ہے ابھی مکھن سے گھی نکالا جارہا ہے مسافری کے حالت میں قدروقیمت بڑھ جاتی ہے۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ پرانی کتابیں حوالہ ہورہی ہیں تو میں ڈیڑھ ماہ کی چھٹی لیتا۔ کیونکہ یہاں اساتذہ ضرورت سے بڑھ گئے ہیں اور وہاں قیمتی اوقات سے فائدہ اٹھاتا۔ فواحسرتا علی الاوقات التی لم تصرف فی صحبة شیخ التفسیر زیدت معالیهم فعلیك ان تستفیض من فیوضاتهم الفریدة منی السلام الی کل من یسالکم عنیّ، خصوصاً الفضلاء الحقانیه۔

## بعض شرکاء دورۂ تفسیر

تعلیمی افتتاح کے متعلق مضمون اخبارات کو دیدیا ہے۔ منسلکہ خط حضرت شیخ التفسیر صاحب کو ضرور دیجئے۔ مولانا عبدالستار نیازی غلام سرور صاحب، مولانا محمود شاہ صاحب، مولانا حافظ خلیل الرحمان صاحب، مولانا نصراللہ ترکستان دیر۔ علی خان محمد زرین صاحب کو سلام عرض ہے۔ والسلام

(از اکوڑہ خٹک ۲۲رشوال، جمعرات)

## فرزند امجد علی شاہ کے ولادت کی خوشخبری

اخی المحترم صدیقی الفاضل مولاناسمیع الحق صاحب دامت الطافکم، بعدازکی التسلیمات!اهئنك بان الله تعالیٰ قد منّ علی اخیك،بان وهب له ولدا۔۔ فی فجراليوم یوم الاحد صدق الله مولاناالعظیم، ویهب لمن یشاء الذکور منیّ التهنئة الی اخی محمودالحق ووالد تکم المحترمه والی اهل بیتکم،

والسلام المهنئ اخوك شیرعلی شاہ ۴/محرم ۱۳۸۱ھ

---

## مولانا احمد علی لاہوری کے وصال پر جذبات غم

## مولانا درخواستی کی معیت میں خان پور سے جنازہ میں شرکت:

اخی المحزون سمیعی المستأسف! حضرة الشیخ شیخ التقی والهدیٰ شیخ الاسلام بردالله مضجعهم وجعل قبرهم روضة من ریاض الجنة کی خبروفات نے دل ودماغ کو ماٗوف کردیا ہے۔انکی دائمی مفارقت کے صدمۂ جانکاہ سے یقیناً آنمحترم کو اور میرے قبلہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم العالی اور دیگر متعلقین دارالعلوم کو ناقابل برداشت رنج وغم کا سامنا ہوا ہوگا اور کیوں نہ ہو جبکہ حضرت شیخ التفسیر مولانا لاہوریؒ کو آپ حضرات سے بے پایاں محبت وشفقت تھی۔اور انہی کی توجہات کے بدولت دارالعلوم حقانیہ کو حق فخر حاصل تھا۔جب سے یہ المناک خبر سنی ہے انتہائی پریشانی میں مبتلا ہوں۔کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے لاہور میں جنازۂ شیخ سے فارغ ہونے کے بعد دل نے تو اکوڑہ کو جانے پر مجبور کیا کہ وہاں آکر آپ کے ساتھ ملکر اپنی بدقسمتی اور سیاہ بختی پر خوب روئیں مگر حضرت حافظ الحدیث دامت برکاتہم کی رفاقت اور معیت نے اجازت نہ دی۔یہاں خانپور آکر قلق واضطراب میں وقتاً فوقتاً اضافہ ہو رہا ہے۔یہ خط محض اپنے دل کی تسلی کیلئے لکھ رہا ہوں فلا بد من شکویٰ الی ذی مرودة۔یواسیك اویتوجع

مجھے تو اپنی کم بختی پر رونا آتا ہے کہ ہم کتنے بدقسمت ہیں کہ ایسے دریائے فیض کے ہوتے ہوئے ہم پیاسے کے پیاسے رہے، ہم پر تو لازم تھا کہ ان سے ترجمہ کے بعد ہر ماہ میں انکی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان سے فیض وبرکات اور اصلاح نفس کی سعادت حاصل کرتے میں تو اتنا منحوس ہوں کہ خان پور آتے وقت لاہور میں نہ اترا۔ اگرچہ پہلے سے دل میں تھا کہ لاہور میں ایک دن کیلئے اتروں گا مگر اپنے شیوخ سے بے وفائی جو میرے دل کا خاصہ بنا ہوا ہے مجھے اس شرف لقاء سے محروم رکھا اور اس خیال پر کہ واپسی پر لاہور میں حضرت الشیخ مدظلہم کی صحبت میں دودن گزاردوں گا وہ ارادہ چھوڑ دیا۔

تهید ستانِ قسمت راچه سود از رهبر کامل

که خطر از آب حیوان تشنه می آرد سکندررا

بزرگوارم قبلہ حضرت شیخؒ کی وفات سے دوتین دن قبل میں نے خواب دیکھا تھا کہ میں حسب ماسبق ان کے حلقۂ درس میں ان کے قریب بیٹھا ہوں، صبح اٹھا تو خوش ہوا کہ واپسی پر ان کی ملاقات سے اطمینان قلب نصیب ہوجائیگا۔ مگر کیا خبر کہ داعی اجل اتنی جلدی کرے گا۔ صرف ایک ہفتہ کی مسافت تھی میرے ساتھ تقریباً چھ ساتھیوں نے یہ مشورہ کیا تھا کہ ہفتہ یعنی ۲۵ رمضان کو حضرتؒ کے ہاں جا کر ان سے دعالیں گے بعض نے ان سے بیعت ہونیکا ارادہ کیا تھا۔ میرا تو ارادہ تھا کہ ان سے دوسرا سبق لوں گا۔ خواب کی تعبیر اب یوں نکلی کہ حضرت حافظ الحدیث صاحب کا درس اور حضرت شیخ لاہوریؒ کا درس ایک ہے۔

## مولانا درخواستی پر غم واندوہ کے اثرات

ہمارے حضرت حافظ الحدیث روزانہ سبق کے بعد حضرت لاہوریؒ کے مناقب اور مجاہدانہ کارناموں اور انکی جامعیت کا تذکرہ کرتے ہوئے خود بھی روتے ہیں اور طلبا کو بھی رلاتے ہیں۔ دودن سے ترجمہ کا رونق چلا گیا ہے اب مولانا پوری تشریح کیساتھ ترجمہ نہیں کرتے مغموم ہوتے ہیں، جب کبھی ایسی آیت آجاتی ہے جہاں مؤمنین کے اوصاف ہوتے ہیں تو روپڑتے ہیں روزانہ درس کے اختتام میں یہ دعا کرتے ہیں اللهم اذا اردت بعبادك فتنة فاقبضنا غير مفتونين، فرماتے ہیں کہ فتنے بڑھ رہے ہیں اور ہمارے اکابر ہم سے روپوش ہوتے جاتے ہیں، حضرت امیر شریعتؒ جو فتنوں کی انسداد کیلئے آہنی قلعہ کی حیثیت رکھتے تھے وہ بھی ہم کو اکیلے چھوڑ بیٹھے اور میرے بزرگ اور شیخ مولانا لاہوری بھی ہم سے روٹ گئے۔

برادر مکرم، حضرت کی وفات کی خبر یہاں ۲ بجے رات بذریعہ فون موصول ہوئی۔ ناظم مدرسہ نے مجھے جگایا اور اس المناک خبر سے میرے ہوش وحواس میں آگ لگادی۔ یہ خبر خان پور میں منٹوں سکنڈوں میں آگ کیطرح پھیل گئی۔ بعض طلبہ نے حضرت کے ساتھ جانیکی خواہش ظاہر کی مگرانہوں نے اجازت نہ دی۔ میں تو حضرت مدظلہ کے دولت خانہ کو گیا اور کہا میں ضرور جاؤنگا۔ حضرت نے بخوشی اجازت دی سٹیشن پہنچے تو دین پور شریف کے بزرگ اور حضرت لاہوری کے متعلقین پہنچ چکے تھے تمام ایک ہی ڈبہ میں بیٹھ گئے۔ عجیب نظارہ تھا کہ بڑے بڑے اہل اللہ ایک ہی ڈبہ میں جمع ہوئے تھے اور ہر سٹیشن پر کوئی نہ کوئی عالم محدث اور معتقد گاڑی میں سوار ہورہے تھے۔ لائل پور تک شاہین میں آئے ساڑھے بارہ بجے شاہین لائل پور پہنچا پھر وہاں سے سپیشل بس کا انتظام کیا گیا، لائل پور سے ۸۵ میل کے فاصلہ پر لاہور دور ہے دو گھنٹوں میں لاہور پہنچ گئے چونکہ اخبارات میں جنازہ کا وقت دوبجے بتایا گیا تھا اسلئے ہمیں کافی پریشانی تھی کہ کہیں جنازہ سے محروم نہ رہ جائیں مگر خانیوال کے سٹیشن سے حضرت درخواستی مدظلہ نے

صاحبزادہ عبیداللہ کے نام ایکسپریس تار دی کہ دین پور کی جماعت شاہین سے آرہی ہے اور لائلپور سے بس میں آنا ہو گا اسلئے ہم دیر سے پہنچیں گے جنازہ چار بجے پڑھایا جائے تو انہوں نے حضرت کی اس بات پر عمل درآمد کیا۔

## سفر آخرت مولاناؒ کا جنازہ

جب شیرانوالہ گیٹ پہنچے تو اسوقت فیوض وبرکات اور زہد وتقویٰ کے مجسمے کا جنازہ اٹھایا گیا تھا لاکھوں کی تعداد میں عقیدت مند پروانہ وار حضرت شیخ کی آخری خدمت سرانجام دینے میں کوشاں تھے۔ جنازہ ڈھلی دروازہ سے ہوتے ہوئے سرکلر روڈ اور انارکلی سے گزرتا ہوا پورے ڈھائی گھنٹے میں یونیورسٹی گراونڈ پہنچ گیا تھا حضرت شیخ التفسیر حافظ الحدیث صاحب نے فرمایا کہ موٹر رکشوں کے ذریعہ جنازہ سے پہلے یونیورسٹی گراونڈ پہنچنا چاہیے چنانچہ رکشہ کے ذریعہ وہاں پہنچ گئے لاکھوں آدمی وہاں صفوں میں بیٹھے ہوئے حضرت قاضی شجاع آبادی کی تقریر سن رہے تھے حضرت درخواستی صاحب نے کہا کہ آگے جانا چاہیے چنانچہ پہلی صف میں جہاں لاؤڈ سپیکر نصب تھا وہاں چلے گئے جب قاضی صاحب نے انکو دیکھا تو اعلان کیا کہ حضرت درخواستی تشریف لائے ہیں۔

## مولانا درخواستی کا جنازہ میں دردناک خطاب

پھر حضرت درخواستی صاحب کی دردناک تقریر شروع ہوئی اور حضور کی وفات سے مدینہ کی تاریکی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج لاہور اجڑا ہوا نظر آرہا ہے مہینہ بھی شان والا ہے جس کے جنازہ کیلئے تم اکٹھے ہوئے ہو وہ بھی شان والا۔ اللہ شان بڑھانے والا ہے جس کا شان بڑھانا چاہے بڑھا دے آج تم روزے کی حالت میں وضوء کئے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں نہیں لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوئے ہو جس کے جنازہ میں چھوٹے بڑے سب جمع ہوئے ہوں، علماء، محدثین مبلغین، خواص وعوام اور اہل اللہ یہاں نظر آتے ہیں۔

## مولانا لاہوری میں امروٹی کا جلال اور دین پوری کا جمال جمع تھا

پھر فرمایا کہ حضرت لاہوری جامع الصفات تھے وہ جلالی بھی تھے جمالی بھی تھے انہوں نے حضرت امروٹی کے فیوض بھی حاصل کئے اور حضرت دین پوری سے بھی استفادہ کیا۔ امروٹی جلالی تھے انہوں حضرت لاہوریؒ پر جلال کا رنگ چڑھایا اور دین پوریؒ نے جمال کا رنگ۔ چنانچہ حضرت لاہوریؒ میں یہ دونوں صفات پائے جاتے تھے کبھی جمال میں آکر مجسمہ شفقت بن جاتے اور کبھی کبھی تقریر کرتے کرتے جلال کے آئینہ دار ہوتے۔ حضرت درخواستی صاحب کی تقریر سے لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے پھر نماز عصر ادا ہوئی اسکے بعد جنازہ پرانی انارکلی کے روڈ سے نمودار ہوا تو بے اختیار آنسو گر پڑے۔ پولیس باوجود کافی نظم وضبط کیساتھ فیل ہوگئی تھی حضرت مولانا لاہوریؒ کے جنازہ کے بانس تین چار دفعہ ھجوم کی وجہ سے ٹوٹ گئے تھے جنازہ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب نے پڑھایا جنازہ میں تقریبا

دولاکھ یا اس سے زائد لوگ شریک تھے نماز جنازہ کے وقت معمولی شبنم برس رہا تھا۔ پھر حضرت الشیخؒ کا جنازہ چوک برجی کے راستہ پر میانی صاحب کے مقبرہ کو پہنچایا گیا اور سورج غروب ہوتے وقت رشدوہدایت کے سورج کو سپرد خاک کردیا گیا۔ اللھم وسع مر قد الشیخ واجعل روضتہٗ روضة من ریاض الجنة اللھم اعطھم داراً خیرامن دارھم واھلاً خیراً من اھلھم والحقنابھم وبعبادك الصالحین الذین لاخوف علیھم ولاھم یحزنون،
میں نے جنازگاہ میں آپکو اور حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کو کافی تلاش کیا مگر آپ نہ ملے میرا مکمل یقین تھا کہ آپ ضرور پہنچے ہوں گے۔ شاید کثرت ھجوم کی وجہ سے آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ محترم قاری محمد امین صاحب اور مولانا عبدالحنان صاحب سے ملاقات ہوئی میں پہلے صف میں جارہا تھا تو قاری صاحب نے آواز دی میں نے ان سے آپ حضرات کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا ہم نے انکو نہیں دیکھا۔ میں تو خداوند قدوس کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس روسیاہ کو حضرت الشیخؒ کے جنازہ میں شمولیت کی سعادت بخشی ورنہ عمر بھر حسرت رہتی اور لطف یہ کہ حضرت الشیخؒ کی سر یر مبارک کے سامنے کھڑے ہونیکی سعادت نصیب ہوئی یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور حضرت حافظ الحدیث صاحب کی برکت تھی۔ مجھے ایک طرف حضرت مولانا سراج احمد صاحب ابن مولانا غلام محمد صاحب دین پوریؒ اور دوسرے طرف حمید اللہ صاحب (فرزند شیخ التفسیر) تھے حضرت الشیخؒ کے سریر مبارک کو ہاتھ لگانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ پھر ۸ بجے سندھ ایکسپریس سے واپس خان پور روانہ ہوئے راستہ میں حضرت حافظ الحدیث مدظلہ حضرت شیخ التفسیرؒ کی جدائی پر رو رہے تھے ان کے علوشان اور فضائل واوصاف کو بار بار دہرا رہے تھے یہاں پر روز صبح کے نماز کے بعد اور درس قرآن مجید کے بعد حضرت حافظ الحدیث صاحب اپنے پیر بھائیؒ کی جدائی پر روتے رہتے ہیں اور انکو خصوصی دعاؤں میں یاد فرمایا کرتے ہیں۔ لاہور کے سٹیشن پر حضرت حافظ الحدیث مدظلہ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ اور دیگر اکوڑے والے نہیں ملے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں نے تو کافی تلاش کی مگر وہ نہیں ملے میرا تو خیال تھا کہ آپ ہوائی جہاز سے آئے ہوں گے کیونکہ جہاز ۵۵۔۱۱ روانہ ہوتا ہے پشاور سے۔ یا راولپنڈی تک بس میں آکر وہاں سے جہاز میں آئیں گے۔

میرے محترم بھائی صاحب آج ہم روحانی باپ سے محروم ہوکر یتیم ہوگئے ہیں، پہلے تو خیال تھا کہ لاہور میں واپسی پر دو دن قیام کرونگا مگر اب جی نہیں چاہتا خدا کرے کہ بخیریت اکوڑہ پہنچ سکوں۔ دل بہت پریشان ہے یہاں حافظ الحدیث مدظلہ بھی علیل ہیں آج تراویح انہوں نے نہیں پڑھائے۔ اب تک ۲۶ پارے ہوئے ہیں شاید ۲۶ رمضان کو ختم ہوکر ۲۶ تک حاضر خدمت ہوسکوں۔ میرے لئے خود بھی اور حضرت قبلہ شیخی ومولائی شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم سے دعاؤں کی درخواست کریں ہمارا وہ پروگرام نہ ہوسکا آپ کا گرامی نامہ جب صادر ہوا تو میرا ارادہ تھا کہ آپکو خط لکھوں کہ آپ پروگرام مکمل فرمادیں میں نے بھی اس دورہ کا ارادہ کرلیا تھا مگر حضرت کی وفات

کے بعد یہ ارادہ چھوڑ دیا اور چھوڑنا چاہیے بھی تھا۔حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں تعزیت وتسلیمات فرمادیں۔محترم ومکرم ناظم اعلیٰ صاحب کوسلام نیاز۔ آپ کا دورافتادہ مغموم بھائی

سید شیر علی شاہ۔۔۔۲۰رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ خانپور

وہ جو ملتے تھے کبھی ہم سے دیوانوں کی طرح
آج یوں ملتے ہیں جیسے کبھی پہچان نہ تھی

(مولانا ان دنوں خان پور (بہاولپور) میں حضرت مولانا درخواستی کے دورۂ تفسیر میں شریک تھے اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے ہم دونوں کو اکھٹے لاہور میں حضرت مولانا لاہوری سے دورۂ تفسیر پڑھنے کی سعادت سے نوازا تھا۔)

---

## موسم حج قریب ہے دن رات کو ایک کرکے اس سعادت سے متمتع ہوں

برادرم محترم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زیدت الطافکم ودامت توجہاتکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،امید ہے کہ آپ اپنے دعاؤں میں اپنے اس ادنی خادم کو یادفرمایا کرینگے۔خداوندقدوس کی شان کریمی سے قوی توقع ہے کہ وہ آپ حضرات کی دعاؤں کوقبول فرما کر اس ناچیز کوسعادات عالیہ سے سرفرازی بخشے گا۔جن سے آپ حضرات کونوازا۔آپکا والا نامہ باعث مسرت ہوا۔ان شاء اللہ العزیز جس دن آپکا خط ہمیں موصول ہوا اس دن میرا خط آپ جناب کوموصول ہوا ہوگا آپکے خط کے ہمراہ ہردونوں احباب کرام کی خدمت میں عریضے ارسال کرچکا تھا۔امید ہے کہ ملیں ہوں گے، جواب میں اس دفعہ اتنی دیری مناسب نہیں اب تو گنتی کے دن رہ گئے ہیں آج ۱۵ ذی القعدہ ہے گویا مناسک حج کی ادائیگی کیلئے ۲۳۔۲۴ دن باقی ہیں اور جب یہ خط آپکو پہنچے گا تو ۱۸۔۱۹ دن رہ گئے ہوں گے جوں جوں موسم حج قریب ہوتا رہتا ہے اتنے ہی حجاج کرام کی روحانی قوتیں بڑھتی جاتی ہیں عبادت وریاضت میں شب وروز انہماک، دعاؤں میں لطف کا ایک نیاعالم پیدا ہوتا ہے۔ان ایام سے اور مقدس امکنہ سے فائدہ لیتے ہوئے ہم دورافتادگان اور سیاہ بختوں کوبھی اپنے مقبول دعاؤں میں یادفرمایا کریں یہ سعادتیں روزانہ نہیں ہوتیں یہ مقبولین بارگاہ الٰہی کومیسر ہوتی ہیں اپنی اس خوش قسمتی سعادت ازلی سے خوب تمتع حاصل کیجئے۔عشرہ ذی الحجہ کے بعد تو پھر حجاج کرام اپنے وطن کے دھن میں لگ جاتے ہیں اور یہاں اکوڑہ آکر ماسوائے گردوغبار کے اور کچھ نہ ہوگا اسلئے دن رات کو ایک کرکے اپنے لئے توشۂ آخرت اور خویش واقارب کیلئے دعاؤں میں پوری فراخدلی سے کام لیں۔

محترم ومکرم حضرت مولانا میاں عبداللہ صاحب کاکاخیل مدظلہم اور محترم ومکرم حضرت مولانا سعیدالرحمان صاحب مدظہم سے بھی ناچیز کیلئے دعاؤں کی درخواست پیش کریں،ممنون رہونگا۔آج مولانا سعیدالرحمان صاحب کے

بڑے بھائی صاحب کا خط آیا تھا حضرت مہتمم صاحب کے نام جسمیں انہوں نے ایک قابل مدرس کا طلب کیا ہے جو مدرسہ رحمانیہ بہبودی میں متوسط درجہ کی کتابیں پڑھا سکتا ہو۔ کوشش جاری ہے کہ ان کیلئے بہترین مدرس دستیاب ہوسکے۔

## مولانا عبید اللہ انور کی آمد

مولانا عبید اللہ صاحب انور ۲۲ مارچ کو اکوڑے آئے، دارالعلوم میں گیارہ بجے کے قریب پہنچے ان کے ہمراہ مولانا تقویم الحق صاحب اور مولانا مجاہد خان صاحب بھی تھے تقریبا دو گھنٹے انہوں نے تقریر کی، پھر کھانا کھایا دارالعلوم کا چکر لگایا پھر ۳ بجے واپس نوشہرہ گئے اور آپکو بہت یاد کرتے رہے رات کو بندہ بمعہ اصغر شاہ نوشہرہ چلے گئے وہاں انکا تین دن قیام رہا۔

## مولانا عزیر گل کی زیارت

۲۳ کے صبح کو ریل گاڑی کے ذریعہ سخاکوٹ روانہ ہوئے ہم کو بھی انہوں نے اپنے ساتھ لیجانے کا کہا چنانچہ ہم بھی ان کی رفاقت میں روانہ ہوئے دل میں خیال کیا چلو محترم عبداللہ صاحب کے والد ماجد اور اقارب سے ملاقات سے اطمینان ہوجائیگی راستہ میں مولانا عبید اللہ صاحب انور سے خوب گپ شپ رہی آپ کا بہت پوچھتے تھے پھر عبداللہ صاحب کے متعلق اس نے پوچھ گچھ شروع کی۔ مردان اسٹیشن سے تقویم الحق بھی سوار ہوئے پھر تو اسکی نمکین باتوں نے گپ شپ میں رونق ڈالی۔ سخاکوٹ اترے تو ٹانگہ کے ذریعہ ہوائی جہازوں کے گراؤنڈ تک چلے گئے وہاں سے پیادہ جانا ہوا راستہ میں میرا دل و دماغ آپ حضرات کیساتھ تھا وہ گزشتہ ایام میں احوال وکوائف سامنے ہوئے اور مچھلیوں کے شکار کیلئے گئے تھے وہاں پہنچ کر ہر دونوں بزرگ اور اسلاف کرام کے بقیہ نشانات محترم ومکرم حضرت مولانا عزیر گل صاحب مدظلہ اور مکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب نافع اور مولانا تسنیم الحق صاحب اور قاضی صاحب انتظار میں تشریف فرما تھے ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے مولانا انور صاحب سے اپنے ساتھیوں کی تعارف کرنے کو کہا مولانا انور نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کیا۔ ہمارے ساتھ واہ کے عثمان غنی اور ایک صاحب راولپنڈی کے اور حاجی احمد عبدالرحمان اور پشاور کے یعقوب مولانا مجاہد خان صاحب ایک فوجی خطیب جو سکس لانسرز میں امام ہے اور حکیم جمال کا بھائی رفیع الدین، اصغر شاہ اور بندہ شامل تھے۔

## مولانا عبید اللہ انور کی مولانا سندھی سے تشبیہ

وہاں خوب مجلس گرم ہوئی عجیب عجیب باتیں ہوتی رہی حضرت مولانا عزیر گل صاحب نے مولانا انور کو کہا

کہ تم تو عبیداللہ سندھی کی طرح معلوم ہو رہے ہو آپکی باتیں اور خط وخال ان جیسی ہیں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بہت کام لینا ہے۔

## تعلیم الاسلام اور بہشتی زیور کی اعلیٰ طباعت کا مشورہ

اور پھر ان سے کہا کہ خدام الدین کے طرف سے بہشتی زیور کو اعلیٰ قسم کی طباعت سے طبع کرا کر ارزاں نرخ پر اسے شائع کریں تا کہ ہر گھر میں اسکے کئی نسخے پہنچ سکیں اور مفتی کفایت اللہ مرحوم کے تعلیم الاسلام بھی اسی طرح شائع کرادیں۔ ان دونوں کتابوں سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ کبھی کبھی دونوں بھائیوں کا آپس میں مناظرہ بھی ہو جاتا تھا ہم خاموش انکی باتیں سنتے تھے اور لطف اندوز ہوتے رہے، مولانا انور بھی اپنی مصروفیات اور عورتوں کی بے حیائی کے شکوے کرتا رہا اور دونوں بزرگوں کو دعوت دی کہ تم ضرور لاہور آجاؤ۔ مگر انہوں نے عدیم الفرصتی کا عذر کیا

## مولانا نافع گل اور ہمارا ذکر خیر

درمیان میں آپ حضرات کا ذکر آیا عبداللہ صاحب کے والد ماجد نے کیا تھا کہ وہ پہلے ہی سے متفق تھے اور اتفاق کی بات کہ وہاں بھی متفق ہوئے پھر کہا کہ پہلے تو عبداللہ خط بھیجتا تھا مگر اب اسکو ساتھی مل گئے ہیں اور فرمایا کہ اسکی والدہ اور نانی صاحبہ خط نہ آنے کیوجہ سے پریشان ہوتے ہیں، میں نے کہا کہ مجھکو خط آیا ہے اور خیریت سے ہیں۔ خط عربی میں ہے اور بہترین عربی ہے پھر فرمایا خدا خبر کہ وہ امتحان کیلئے تیاری کریگا یا نہ۔ ایسا نہ ہو کہ امتحان کیلئے تیاری چھوڑ دے۔

## جامعہ اسلامیہ مدنیہ کا نصاب اور نجدیت

پھر مولانا انور نے آپ کے جامعہ کا نصاب کا پوچھا اس موضوع پر باتیں ہو رہی تھی کہ وہاں نجدیت اور وہابیت پھیلائی جاتی ہے وہاں کھانا کھا کر نماز ظہر ادا کی پھر ایک گھنٹہ تک گفتگو جاری رہی پھر اس دوران میں بارش ہوئی بارش بند ہونے کے بعد واپسی ہوئی اور راستہ کچا ہونیکی وجہ سے پھسل جانے کا خطرہ تھا آہستہ آہستہ سڑک تک کافی وقت میں پہنچے وہاں محمود شاہ باچا کے ایک دوست نے چائے کی دعوت کی تھی جو جہازوں کے میدان میں ایک عظیم الشان بلڈنگ تعمیر کر رہا ہے وہاں سے فارغ ہو کر نوشہرہ آئے اور شام کے نماز کے بعد ہم نے مولانا انور صاحب سے رخصت لینی چاہی انہوں نے خلوص قلب سے دعائیں کیں اور تاکیداً کہا کہ میرا سلام ضرور ہر سہ حضرات کو لکھدیں اور ان سے وہاں کے متعلق کہیں پھر وہ رات کو خیبر میل سے لاہور چلے گئے محترم عبداللہ صاحب کے گھر بمعہ وجوہ خیریت ہے میں نے ان کے والد ماجد مدظلہم سے پوچھا انہوں نے فرمایا بالکل خیریت ہے۔ تسنیم الحق صاحب بیمار ہوئے تھے اب تو اچھے ہیں۔

## سسرالی عزیزوں کی شادی

پشاور میں آپ کے حاجی کرم الٰہی صاحب کی لڑکی کی شادی ہوگئی ہے کل ان کے برخوردار عبدالقیوم کی شادی ہے جملہ اساتذہ واراکین کو دعوت دی گئی ہے مجھے اور انور الدین ،اصغر شاہ کو تو ڈبل دعوت ہے، ایک آپ کے طرف سے اور ایک آپکی اہلیہ محترمہ کے طرف سے شاید صبح جانا ہوجائے۔

## صدر ایوب کی مانکی آمد

کل صدر ایوب مانکی شریف پیر صاحب کی دعوت پر آئے تھے ان کے والد کی چوتھی برسی تھی ،ڈاکٹر شیر بھادر بابو نور الٰہی کل پشاور جائیں گے اور وہاں سے پیر کے دن کراچی کو جائیں گے۔ غالباً ۷۔۸۔ اپریل کو وہ مدینہ منورہ پہنچ جائیں۔ راحت گل اور حاجی نمک والا بھی ۱۱۔۱۲ اپریل تک پہنچ سکیں گے۔ دارالعلوم میں بمعہ وجوہ خیریت ہے اسباق پوری تیزی سے شروع ہیں۔ طلبہ آپ کے متعلق بہت پوچھتے رہتے ہیں کہ مولانا سمیع الحق صاحب کب تشریف لائیں گے، نئے طلبہ کے ذہن میں یہ خیال ہے کہ وہ بہت لمبے چوڑے، موٹے بدن کے ہوں گے ،لمبی داڑھی عمر رسیدہ ہوں گے۔ بہار کے ایام ہیں۔ موسم کافی تبدیل ہوگئی ہے آدمی رات کو لحاف نہیں پہن سکتا۔ دن کو سورج میں کام کرتے وقت پسینہ آتا ہے مشین بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب ہے۔

## سراپا اشتیاق دید

خدا کرے کہ آپ تینوں حضرات کی موجودگی میں وہاں ایک پکنک منائی جائے۔ تاکہ حجاج ثلاثہ کے مبارک اقدام سے وہ جگہ متبرک ہوسکے۔ محترم عبداللہ صاحب کو ضرور بالضرور اپنے ساتھ لاویں کیونکہ ویسے بھی انکی چھٹیاں ہونگیں اگر محترم عبداللہ صاحب آپکے ہمراہ آئے تو بندہ استقبال کیلئے انشاء اللہ العزیز کراچی تک آنیکی کوشش کریگا ورنہ لاہور تک۔ راولپنڈی تک تو آپکے لئے اور راولپنڈی سے لاہور تک مولانا قاری سعید الرحمان صاحب کے لئے۔ استقبال کیلئے ہم اب سے پروگرام بناتے رہتے ہیں اور ان خیالات وافکار سے اوقات بسر کررہے ہیں لاہور تک کافی احباب کا خیال ہے آج پھر ایک خط عبدالحمید خان صاحب کو لکھدیا ہے کہ وہ حج آفیسر کو سفارشی خط لکھدے عبدالحمید خان اب تک کراچی گیا ہوا تھا اب لاہور واپس ہوا ہے نیز اس رقم کی یاددہانی بھی دیدی ہے کہ ابھی تک وہ رقم سمیع الحق کو موصول نہیں ہوئی گزشتہ ایام میں پشاور گیا تھا حاجی کرم الٰہی صاحب نے آپ کی حالات دریافت کئے تو حیلہ احوال میں نے ان کو بیان کئے ،اسطرح خواجہ صفدر صاحب نے بھی اس نے تو کہا کہ مجھے ان کا ایک خط بھی آیا ہے امسال عصمت شاہ کا دوسرا بھائی پڑھنے کیلئے آیا ہے۔ آپ کے عبدالقیوم کی شادی ہوگئی ہے جملہ اساتذہ ونظماء اراکین تشریف لے گئے تھے میں بیماری کی وجہ سے رہ گیا تھا آج معلوم ہوا کہ نفیسہ بمعہ والدہ پشاور سے واپس

تشریف لا چکی ہے اور شادی کی مٹھائی اور مہندی ہمارے گھر میں بھیج دی ہے۔ جنکا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے والدین کرام اور امجد علی شاہ کی والدہ آپ کا اور محترم قاری سعید الرحمان صاحب اور محترم مولانا عبداللہ صاحب کو تسلیمات عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مانکی شریف کے میر حسن ٹھیکدار جو حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے تھے جمعہ کے دن ۱۶/ذی القعدہ مکہ معظّمہ میں وفات پا گئے ہیں دارالعلوم میں اسکے وفات پر اظہار غم رنج کیا گیا، کل مولانا اور جملہ اراکین مانکی تعزیت کیلئے گئے تھے۔ حافظ شریف نوشہروی نے مجبور کیا ہے کہ اس کاغذ پر میں بھی کچھ لکھ رہا ہوں آپ مزید لکھنا چھوڑ دیں۔ چنانچہ اس سے ڈرتا ہوں انشاء اللہ العزیز مزید حالات لکھوں گا۔ والسلام:

شیر علی شاہ کان اللہ لہٗ ؟ (اکوڑہ خٹک ۱۵/ذی القعدہ ۱۳۸۳ھ)

---

## دعاؤں کی مشترکہ درخواست حرمین سے جذبات عقیدت کا اظہار

برادر محترم ذوالمجد والسعادۃ مولانا سمیع الحق صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ محترم مولانا قاری سعید الرحمان صاحب ومحترم ومکرمی مولانا عبداللہ صاحب زیدت الطافہم ـ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے آپ حضرات بخیریت ہونگے اور صحیح وسالم اپنے مقصد مبارک میں کامیاب ہوکر اطیب بلاد اللہ کے بعد مدینۃ رسول اللہؐ کے مطہر ومنور فضا میں داخل ہوگئے ہونگے فبشریٰ لکم وھنیئاً لکم ھذہ السعادات العالیة التی لاتنال الا بافضالہ تعالیٰ وعنایاتہ وتقبل اللہ منکم ھذہ الرحلة الطیبة الرحلة لدیار الحبیبؐ وبیت اللہ الجلیل، آمین یہ خط بندہ محترم اصغر علی شاہ کے حکم پر آپ حضرات کو لکھ رہا ہے۔ آج آپ کا کراچی سے آخری ارسال کردہ کارڈ باعث مسرت ہوا۔ آپ حضرات کی روانگی سے خبر ہوکر جملہ احباب اور متعلقین کو خوشی ہوئی۔ اس وقت برادرم اصغر علی شاہ صاحب بھی دارالعلوم تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے یہ لفافہ نکال کر مجھے کہا کہ زائرین حضرات کو خط لکھنا ہے میں نے کہا بعد میں لکھدیں گے چنانچہ مشین سے یہ خط لکھا جارہا ہے۔ گویہ خط اصغر علی شاہ صاحب کا ہے میں نے کافی اسکو کہا کہ آپ اپنے قلم سے اپنی معروضات پیش فرمادیں مگراس نے اصرار کرکے مجھے لکھنے پر مجبور کردیا ہے اس میں میری لالچ بھی ہے کہ اپنے احوال وکوائف بھی اس لفافہ میں آپکو پیش کردوں۔ پیر صاحب کا یہ خط محض اسلئے بھیجا جارہا ہے کہ آپ حضرات مقامات طیبہ مبارکہ میں حاضری دیتے وقت پیر صاحب اوراسکی والدہ صاحبہ اور گھر والوں کو یاد فرمایا ریں کہ اللہ تعالیٰ عمل صالح کی توفیق بخشے اور دولت ایمان سے نوازے اورخاتمہ بالایمان فرمادے۔ اور جناب رحمۃ العالمین محسن اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ قدس میں اس ناکارہ پر معاصی امتی کا صلوۃ وسلام بصد ادب واحترام پیش فرمادیں۔ اوروہاں یہ دعافرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان رحمتوں سے نوازے۔ جووہاں زائرین پر برستی

ہیں۔ میری طرف سے مخدومنا ومرشدنا ومولانا فی الدارین حضرت مدنی دامت برکاتہم اور اس کے صاحبزادوں کو تسلیمات عرض فرمادیں اور ان سے دعاوں کی درخواست پیش فرمادیں محترم مولانا لطف اللہ صاحب جو حضرت مدنی کے بھتیجے ہیں انکو بھی میرا سلام عرض کردیں۔

## مولانا بدر عالم سے دعا کی فرمائش

اگر مخدومنا مولانا بدر عالم صاحب مدظلہم سے بھی دعا ہمارے لئے لے لیں تو نوازش ہوگی۔ واپسی پر کچھ کھجور یا نمک مبارک محترمنا ومطاعنا مدنی دامت برکاتہم سے دم کرکے اپنے ساتھ لے آویں۔ میں آپ سے گھڑی وغیرہ کی فرمائش نہیں کرتا۔ امید ہے آپ اس عریضہ کو قبول فرما کر مشکور گروانیں گے۔ گھر میں بمعہ وجوہ خیریت ہے۔ نفیسہ بمعہ والدہ بعافیت ہے میں احوال عافیت طلب کرتا رہتا ہوں بے فکر رہیں حضرت شیخ الحدیث صاحب اور آپکی والدہ اور جدۂ صاحبہ ودیگر اقارب بخیریت ہیں۔ محترمہ والدہ صاحبہ اور ذوالفقار علی شاہ سلمہ کی والدہ تسلیمات اور دعاوں کی درخواست پیش کررہی ہیں۔ ذوالفقار علیشاہ کیلئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو علم کامل ونافع عطا فرمادے۔ اور وہاں کے سعادت سے اللہ تعالیٰ اسکو بھی بہرور فرمادے۔ اخیراً تاکید گزارش ہے کہ دعاوں میں فراموش نہ فرمائیے۔

## مولانا عباسی مدنی کا دورۂ سرحد

میں نے یہاں پشاور اور مردان میں جب حضرت مدنی مدظلہم تشریف لائے تھے آپ کا سلام انکو ذکر کیا تھا اور آپکی سفرحجاز کا تذکرہ بھی کیا تھا۔ ہم اگرچہ من حیث الجسم آپ سے دور ہیں لیکن ہمارے دل اور خیالات آپکے ساتھ ہیں۔

قلوبنا معکمااینما کنتم فلاتنسونا فی دعواتکم، المحتاج الی الدعوات تراب الاقدام المدنیه من ظلهم العالی،اصغرعلی شاه کان الله له، ۱۲/رمضان المبارك ۱۳۸۳ھ،

حضرات ثلاثہ دامت توجہاتکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،مزدوری کرکے اس لفافہ میں اپنے معروضات پیش کرنے کی گنجائش نکال دی ہے، پیر صاحب تو خواہشمند تھے کہ مزید بھی اس کے طرف سے لکھتا۔ مگر میں نے کہا کہ ان کو اتنا وقت نہیں اس لئے انکی سمع خراشی مناسب نہیں۔ آج ہماری خوشی کا اندازہ نہیں جبکہ آپ کے کارڈ نے یہ بشارت پہنچادی ہے کہ وہ ۲۴ کے جہاز سے روانہ ہوگئے ہیں اور اب تو بحرین سے بھی روانہ ہوئے ہوں گے الحمدللہ ثم الحمدللہ، اس خبر سے حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب مدظلہم اور اراکین، نظماء، متعلقین اور میرے والدین اور امجد علی شاہ کی والدہ اور آپ کے جملہ پرسان حال حضرات بہت خوش ہوئے ہیں

## بابرکت سفر اور معیت سے محرومی پر افسوس

اور کیوں خوشی محسوس نہ کریں گے جبکہ ہم خدّام کے طرف سے ایک نمائندہ جماعت مدینہ طیبہ حاضر ہوکر وہاں دعاؤں میں ہمیں یادفرمایا کریگی۔محترمی ومکرمی عبداللہ صاحب تو پہلے ہی سے دعاگو اور ناچیز کے بہی خواہ ہیں۔مگر آپ دونوں سے بھی تاکیدی گزارش ہے کہ کہیں وہاں کے انوار وفیوض میں مستغرق ہوکر اس دورافتادہ خادم کو بھول جائیں ،میری بدقسمتی تو آپ سے مخفی نہیں کہ اس بابرکت سفر میں آپ کی معیّت نصیب نہ ہوئی۔اگرچہ مجھے خداوند قدوس کے لامتناہی تلطفات سے قوی توقع ہے کہ وہ مجھے بھی حرمین شریفین کی زیارت سے سرفرازی عطافرمادیگا۔مگر آپ حضرات کی موجودگی میں یہ سعادتیں مزید برکات سے لبریز ہوجاتیں۔ میرے لئے اور پیر صاحب کیلئے دعافرمادیں کہ آئندہ سال ہم بھی اس شرف سے مشرف ہوجائیں جس طرح کہ آپ مشرف ہورہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کی جماعت اور جملہ مسلمانوں کو اس شرف سے محظوظ فرمادے جیسا کہ پیر صاحب نے گزارش کی ہے اسطرح اس گنہگار ایک ادنیٰ ترین امتی کے طرف سے سراپا یمن وبرکت شفیع المذنبین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں تحیات صلوٰت مسنونہ اور تسلیمات پیش فرمادیں اور جب بھی کہ آپ حضرات ثلاثہ مقامات مقدسہ اور اوقات طیبہ میں دعاؤں کیلئے ہاتھ اٹھائیں تو ضرور بصد ضرور ہم کو بھی شریک دعافرمایا کریں......

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی
بیاد آر حریفاں بادہ پیمارا

برادرم سمیع الحق صاحب، آپ تو خوش قسمت ہیں آپ کے خواہشات اور متمنیّات تو پورے ہوئے ،ہم سمجھتے کہ آپ گپ شپ لگاتے ہیں مگر آپکی سچی محبت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی یاوری کی آپ خوش قسمت ہیں آپکی آنکھیں خوش قسمت ہیں آپ نے اپنے آنکھوں سے زمین حجاز کو دیکھا۔روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دید سے آنکھیں منّور اور دل کو مطمئن کردیا تقبل اللّٰہ اعمالکم وجعل حجکم حجا مبرورا مقبولا، گھر میں خیریت ہے۔انوار الحق شاید ۴ فروری کو پہنچ رہا ہے۔

شیر علی شاہ کان اللہ لہ

۱۲؍رمضان المبارک یوم الاثنین ۱۳۸۳ھ ،۲۷ جنوری ۱۹۶۴ء

---

## مکتوب بغداد از روضہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

برادر محترم رفیق المکرّم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زادکم اللہ تعالیٰ مجداوشرفاً، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

وبرکاتہ، کافی دن گزرنے کے بعد آج آپ سے تحریری ملاقات ومخاطبت کا شرف لطف حاصل کرر ہاہوں۔ روزانہ کوئی موقعہ تلاش کرتا رہتاہوں کہ آپکوکوائف نامہ ارسال کروں مگرفرصت نہیں ملتی۔ بسوں میں دن رات سفرکرنے سے مسافرکوفرض نماز پڑھنے کا بمشکل موقع ملتاہے اور اگر دوتین دن کے بعدکسی منزل میں رکنا بھی پڑتاہے تو وہاں چند گھنٹے آرام اور پھر وہاں کے مشاہد اور قابل دید مقامات دیکھنے میں وقت صرف ہوجاتاہے۔ آپ کسی بھی وقت میرے دل سے غائب نہیں اور

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار جب ذرا گردن جھکالی دیکھ لی

کامعاملہ ہے، کسی نے خوب کہاہے:

اذا وصف الناس اشواقهم فشوقي لوجهك لايوصف

واحسن من هذا ماقال قائل وكانه قال في حقي

الشوق فوق الذي اشكواليك وصل

تخفي عليك صباباتي و اشواقي

یہ خط قطب العصر امام الاولیاء حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً کے روضہ سے لکھ رہاہوں۔ بغداد کو میں ۲۱ رمضان المبارک کوبخیریت پہنچ گیاہوں۔

## امام ابو یوسف اور امام کاظم کے مزارات

دودن کاظمین (جو بغداد کا ایک محلّہ ہے اور یہاں سے تین چار میل دور ہے) کے ایک ہوٹل میں قیام رہا۔ وہاں شیعہ آباد ہیں۔حضرت امام موسیٰ کاظمؒ کا ایک بہت بڑا مزار ہے جسکے مینار اور دروازے قبر کی جھالی تمام سونے کی ہیں۔ شیعہ مردوں وعورتوں کا وہاں ہر وقت ھجوم رہتاہے اور قبر کے اردگرد طواف کرتے ہیں اس مزار کے قریب حضرت امام ابویوسفؒ کا مزار ہے جہاں احناف کی ایک چھوٹی سی مسجد ہے مگر میں اب تک ان کے روضہ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوسکا۔

## امام ابوحنیفہ کا مزار اور فقہی قدر ومنزلت

اپنے روحانی شیخ اور امام جنکی فقہ بچپن سے لیکراب تک پڑھتے رہے اورانکی تقویٰ وفتویٰ، پختہ دلائل اور متعارضہ روایات میں عمدہ تطبیق اور دیگر علمی وعملی کارہائے نمایاں سے دل میں انکی عزت واحترام اوران سے جومحبت تھی وہ ان کے مرقد مبارک کو جاکر اور زیادہ اور پختہ ہوئی۔ میں عشاء کی نماز کیلئے وہاں گیا۔ مگر جب پہنچا تو نماز ہوگئی تھی خادم کو کہا، تو اس نے مزار کا دروازہ کھولا۔ مسنون سلام اور دعا کی۔ فاتحہ ودرود اور قرآن مجید کی چند سورتیں پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں۔

## شیخ الحدیث کی شاگردی نے حنفیت پختہ کردی

حضرت الاستاد شیخ الحدیث دامت برکاتہم کیلئے دل سے بے اختیار دعائیں نکلیں کہ انکی آغوش تربیت میں رہ کر اس صاحب روضہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قوی مسلک اور ٹھوس براہین کا علم ہوگیا ہے۔

## روضۂ مبارکہ کی تفصیلات

بحمدللہ امام الفقہاء کا روضہ بدعات ورسوم سے پاک ہے یہاں دیگر مزارات کے طرح مردوزن کا اختلاط نہیں اور نہ طواف کا ناجائز رسم اور نہ موم بتی جلانے کا رواج۔ قبر مبارک کے جال پر اللہ تعالیٰ کے ۱۹۹ اسماء حسنیٰ پیتل پر لکھے گئے ہیں ان کے نیچے یہ عبارت لکھی گئی ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم انمایخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء وقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم علماء امتی کانبیآء بنی اسرائیل وقال لوکان العلم بالثریالتنالہ رجالٌ من فارس۔ھذا مرقدالامام الاعظم والمجتھد الاقدم ابی حنیفۃ النعمان بن الثابت الکوفی کانت ولادتہ سنۃ ثمانین وفات رحمہ اللّٰہ ورضی عنہ سنۃ خمسین ومأۃ ومماقیہ قیل

اذاماالناس فقھا قایسونا بآبدۃٍ من الفُتیا ظریفہ
اتینام ھم بمقیاس عتید یصیب من طرازابی حنیفۃؒ
یذل لہ المتائیس حین یفتی و یدھش عندہ الحجج الضعیفہ
ولم یقس الامور علی ھواہ ولکن قاسھا بتقی وخیفہ
فاوضح للخلائق مشکلاتٍ نوازل کُنّ قدترکت وقیفہ
روی الاٰثارعن نُبلٍ ثقاتٍ غزار العلم مشیخہ حصیفہ
وانَّ اباحنیفہ کان بحراً بعید الغور فرضنۃ نظیفہ

وقدجدّدالعمل بعداندراسہ ومحوآثارہ فی ظل جلالۃ ملیك البلاد العراقیۃ الملك العربی الھاشمی المعظم صاحب الجلالۃ سیدنا فیصل بن الحسین ادام اللہ بالعزوالسعادۃ ایآمّہ وخلدالملك فیہ وفی عقبہ الی یوم القیامۃ وکان ذالك فی سنۃ سبع واربعین وثلثمأتہ والف من الھجرۃ من لہ العزوالشرف من ھجرۃ النبی العربی الھاشمی الکریم صلی اللّٰہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم

یہ مبارک مرقد ایک کمرہ کے اندر ہے جسکی لمبائی چوڑائی بیس فٹ ہے یہ کمرہ ایک عظیم جامع مسجد کی جانب جنوب میں واقع ہے یہاں کا خطیب شیخ عبدالقادر ہے۔ دجلہ دریائے لنڈا (دریائے کابل) سے چوڑائی میں کم ہے، دجلہ کے کنارے تفریح گاہیں، ہوٹل، باغات موجود ہیں۔

## ابن حنبل امام محمد شبلی، کرخی سلمان فارسی کے قبور

سنا ہے کہ بطل اسلام شیدائے کتاب وسنت حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور مجتہد اعظم حضرت امام محمدؒ کی قبور بھی دجلہ کے کنارے پر ہیں۔ قطب دوران شیخ شبلیؒ اور ابراھیم بن ادھم ،امام کرخیؒ، حضرت سلمان فارسیؓ کے مزارات بھی یہاں سے کچھ فاصلے پر ہیں۔مگر اب تک وہاں جانیکا موقع نہیں ملا۔کاظمین میں دودن تک قیام کے بعد یہاں محلّہ باب الشیخ میں کرایہ کا ایک مکان مل گیا ہے ماہوار ایک دینار کرایہ ہے یہاں کا ایک دینار پاکستان کے بیس روپے بنتے ہیں۔صاحب مکان ایک بلند اخلاق انسان ہے تراویح کے بعد جب میں اپنے مکان میں چلا گیا

## ٹی وی پر مشائخ کی تقریریں

جس کمرہ میں میرا قیام ہے وہاں الماری میں ٹیلی وژن پڑا ہوا ہے اس نے ٹیلیویژن لگایا اور کہا کہ آپ کو یہاں کے مشائخ کی تقریر سناتا ہوں چند سیکنڈ میں یہاں کے ایک مشہور عالم نے رمضان کے فضائل وبرکات کا بیان شروع کیا جو سامنے ایسا نظر آتا تھا گویا ہمارے ساتھ مخاطبہ کر رہا ہے ،اس نے دوران تقریر میں شراب کی مذمت بیان کی اور شرعی نقطہ نگاہ سے اسکی قباحت بیان کی۔ پھر اس نے ایک ڈاکٹر سے جو اسکے ساتھ بیٹھا تھا جسمانی، اقتصادی خرابیاں جو شراب سے پیدا ہوتی ہیں دریافت کیں، اس نے مدلل طور پر اور انگریز ڈاکٹروں کے حوالے سے شراب نوشی کے مضرات بیان کئے۔ٹیلیویژن کا یہ منظر اگرچہ تہران میں بھی دیکھا تھا مگر یہاں دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اسکے ذریعہ قرآن وحدیث کی کچھ اشاعت ہورہی ہے۔کاش ہمارے پاکستان میں بھی اسے دین کی اشاعت کیلئے استعمال کیا جائے۔

## شیخ عبدالقادر جیلانی کا مزار اور جالی پر تحریر

کل یہاں عصر کی نماز کے بعد ایک مصری عالم نے غزوۂ بدر فتح مکہ کے حالات کو موثر انداز سے بیان کیا۔ حضرت الشیخ جیلانیؒ کی مسجد میں ہر وقت بہترین قاری اور جید مشائخ تبلیغ کرتے رہتے ہیں جس سے طبیعت بہت متاثر ہوتی رہتی ہے۔ یہاں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی سب حنفی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔البتہ صبح کے وقت شوافع غلس میں نماز پڑھتے ہیں۔اوراحناف اسفار میں حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مزار صبح اور عشاء کی نماز کے بعد کھلتا ہے ہزاروں لوگ زیارت کیلئے آتے رہتے ہیں مزار کے جالی پر اسماء حسنی کے نیچے یہ عبارت درج ہے۔

انا من رجال لایخاف جلیسهم ریب الزمان ولایری مائرهب
افلت شموس الاولین شمسنا ابداً علی افق العلی لاتغرب
علی بابناقف عندضیق المناهج تفزبعلیّ القدرمن ذی المعارج

این خوابگہ حضرت غوث الثقلین است     نقد کمر حیدر و نسل حسنین است
مادرش حسینی نسب است وپدراو     زاولادحسین یعنی کریم الابوین است

یہاں کا ماحول علمی استفادہ کے لحاظ سے بہت اچھا ہے مصر کے مبلغین یہاں موجود ہیں۔ اور مختلف موضوعات پر بعد از نماز عصر ومغرب تقریریں کرتے ہیں یہاں باب الشیخ میں طلبہ علوم دینیہ کی بھی تربیت گاہ موجود ہے۔شوق ہے کہ کسی وقت ان کے اسباق سن لوں۔ بغداد کے سنی حضرات بہت خوش خلق، نیک اور دیانت دار ہیں۔شیعہ لوگ قدرتی طور پر بدخواور سنگدل ہیں ایران میں دل ہر وقت تنگ رہتا تھا

## کچھ ایران کے حالات

وہاں تو ماسوائے زاہدان کسی بھی شہر میں حنفیوں کی مسجد تک موجود نہیں۔ زاہدان میں ایک بڑی جامع مسجد موجود ہے جسکے خطیب مولانا عبدالعزیز صاحب ہیں۔تبلیغی جماعت کے دورہ پر پشاور بھی آتے ہیں اور ہمارے دارالعلوم حقانیہ سے آگاہ ہیں۔ بڑے عالم اور مبلّغ ہیں۔ایران کے ساحلی علاقہ پر بلوچ آباد ہیں اور تمام حنفی ہیں جس طرح پاکستان میں بلوچستان ایک وسیع علاقہ ہے اسی طرح ایران میں بھی بلوچستان کا ایک بہت بڑا صوبہ ہے۔ ایران میں کھانے کی چیزیں بہت مہنگی ہیں یہاں عراق میں بہت سستی ہیں۔ وہاں صرف ظاہری صفائی، مکانات کی چمک دمک ہے

## شیعہ غلو وافراط

جہاں بھی جائیں ''یاعلی'' کی آوازیں سنیں گے۔ بس میں سفر کریں گے تو ''یاعلی'' کے نعرے، ریڈیو سے ''یاعلی''، بعض ہوٹلوں میں میں نے خود دیکھا ہے کہ علی کو اوپر لکھا گیا ہے اور اللہ کو نیچے۔

ہم جس بس پر تہران سے آئے اس میں ڈرائیور ہر وقت یہ ریکارڈ لگاتا تھا جس میں یہ شعر بھی تھا۔

علی اول علی آخر هوالباطن هوالظاهر     امامت راعلی والی نبوت راعلی والی

شیعہ باجماعت نماز نہیں پڑھتے ان کے نزدیک امامت حضرت زین العابدینؒ کے بعد ختم ہوگئی ہے اگر کسی شیعہ کو باجماعت نماز پڑھنے کا شوق ہوتا ہے تو وہ کسی بچے کو کرسی پر بٹھا کر اس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتا ہے کیونکہ وہ بچہ معصوم ہے اور معصوم کے پیچھے انکی اقتداء صحیح ہے۔ ایران کی آبادی دو کروڑ پچاس لاکھ ہے جس میں صرف ۳۰ لاکھ سنی ہیں اور بیس لاکھ میں سے کچھ پادری، یہودی، آرین، بھائی، سکھ، گبر وترسا وغیرہ موجود ہیں۔ باقی دو کروڑ شیعہ ہیں۔ یہاں تصویر پرستی، بت پرستی کا منظر ہر جگہ نمایاں ہے ہر چوک میں کسی نہ کسی بادشاہ یا وزیر کے مجسمے موجود ہیں حضرت آدمؑ اور حواؑ کے فوٹو ہر جگہ بکتے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب طائف میں تشریف لے گئے

اور وہاں کے باشندوں نے پتھر برسائے تو اس حالت کے فوٹو بھی ایران کے ہوٹلوں میں آویزاں ہیں ایک فوٹو ایسا بھی دیکھا کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں ان کے ایک طرف فاطمہؓ اور دوسری طرف حضرت حسنؓ اور حسینؓ بیٹھے ہیں۔اور پیچھے حضرت جبرائیلؑ کھڑے ہیں یہاں دین کی بڑی بے ادبی ہورہی ہے کتب فروش جو فٹ پاتھ پر ہوتے ہیں قرآن مجید کے نسخے زمین پر رکھتے ہیں یہاں معتبر ذرائع سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک دفعہ یہاں ایک شیعہ کی آخری حالت تھی اور اس کے احباب واقارب اسکی چارپائی کے اردگرد بیٹھے تھے ہر ایک اس قریب الموت کو کہتا آغا علی بگو، آغا علی بگو، تاجان بآسانی برآید، ان کی آذان بھی انوکھی قسم کی ہے اذان دیتے وقت ایک ہاتھ کان پر اور ایک ہاتھ میں سگریٹ، جب ایک کلمہ پڑھ لیتے ہیں تو سگریٹ کا کش لگاتے ہیں اور اگر کوئی دوست آجائے تو موذن کو دوران اذان میں کہتا ہے آغا حال شما خوب است ، موذن جواب دیتا ہے خیلے ممنون میرسی، میرسی غالباً فرانسیسی لفظ ہے جو ایران میں بہت رائج ہے

## مشہد میں امام رضا کا مزار

مشہد میں مشہور مزار حضرت امام رضا رحمۃ اللہ علیہ پر اگر کوئی آئے تو وہاں کئی مزدور کھڑے ہوئے ہیں اور ہر ایک زائر کو کہتے ہیں کہ میں آپکو سلام پڑھاؤں گا۔خاص کلمات ہیں جو انہوں نے یاد کئے ہوئے ہیں ہم کو بھی کہا مگر ہم نے انکار کیا وہ کہنے لگا کہ تمہارا اسلام درست نہیں صرف چند ٹکوں کی خاطر وہ بہت غصہ ہوا۔

## سنیوں کے ساتھ سلوک

ایک سنی مشہد کے مزار میں گیا تو ایک شیعہ سلام خواں نے اس سے نام دریافت کیا اس نے کہا میرا نام محمد اشرف ہے وہ دلال بہت غصہ ہوا اور کہا کہ جو نام میں بتاؤں وہ رکھنا کہا غلام علی نام رکھدو۔محمد اشرف نے کہا نہیں پھر کہا غلام حسین، غلام حسن، غلام رضا، محمد اشرف نے کہا کہ محمد اشرف نام پر مجھے فخر ہے۔ عام لوگ ایران کی بہت تعریفیں کرتے ہیں وہ بے چارے یہاں کی ظاہری دلفریبیوں کے شکار ہوجاتے ہیں اس میں شک نہیں کہ یہاں پاکستان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاسکتا ہے مگر جب کوئی پاکستانی وضو کرے یا نماز پڑھے تو پھر ہنستے ہیں۔ میر جادہ جو ایران کی سرحد ہے وہاں روزہ داروں کا جبراً روزہ تڑوایا جاتا ہے مجھے بھی وہاں کے ڈاکٹر نے کہا کہ یہ گولیاں کھاو میں نے کہا روزہ ہے کہنے لگا آپکو یہ دوائی کھانی ہوگی۔ ورنہ شام تک یہاں بیٹھے رہوگے۔ میں نے کہا بہت اچھا۔زاہدان آکر معلوم ہوا کہ بہت سے حاجیوں کے روزے وہاں تڑوائے گئے ہیں۔

سبزوار کے ایک ہوٹل میں ایک شیعہ نے ہم سے پوچھا کہ شما مسلمان ہستید یا شیعہ میں نے جواب دیا کہ شیعہ نزد شما مسلمان نیست ؟ وہ خاموش ہوگیا۔ پھر اس آدمی نے کچھ دیر بعد پوچھا کہ شما لعنت بر عمرؓ مے فرستید(العیاذباالله) ہم نے کہا اگر عمرؓ (خاکم بدہن )مستحق لعنت بودے حضرت علی کرم اللہ

وجہ دختر خودام کلثومؓ را در عقد او چرا دادے یعنی اگر حضرت عمرؓ لعنت کے مستحق ہوتے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بیٹی ام کلثوم کو ان کے عقد میں کیوں دیتے؟

مشہد، شیراز، کرمان، اھواز، آبادان، تبریز، تہران، قم، زاہداں، کرمان شاہ، اصفہان جسکو نصف جہاں کہتے ہیں دیکھنے کے قابل شہر ہیں ہم نے تو صرف سرسری نگاہ سے بعض شہر دیکھے پورے طور پر دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔

## تہران بعض قابل تقلید باتیں

سب سے زیادہ خوبصورت شہر تہران ہے۔ صاف ستھری سڑکیں، کشادہ راستے، ہوٹلوں میں مکمل صفائی، آرام دہ بسیں، سستے کرایہ پر چلنے والی بہترین کاریں، قابل تعریف ہیں۔ یہاں کا یہ امر بھی قابل تقلید ہے کہ ایرانیوں کے حقوق بہت محفوظ ہیں حالانکہ یہاں شہنشاہیت ہے مگر ایک چپڑاسی کو بھی اپنے حقوق کے مطالبہ کا حق حاصل ہے۔ پولیس کا بڑا سے بڑا افسر کسی ٹیکسی والے کو جبراً اپنی بیگار میں نہیں رکھ سکتا۔ ٹریفک کا انتظام بہت شاندار ہے یہاں ’’بدست راست برو‘‘ کا معاملہ ہے، دائیں طرف سے ٹریفک ہے۔ اور عراق میں بھی دائیں طرف کی ٹریفک ہے۔

## مدرسہ قادریہ میں حقانیہ کے شاگرد سے ملاقات:

آج اتفاقاً یہاں کے مدرسہ القادریہ باب الشیخ کے دیکھنے کیلئے گیا عربی طلبہ سے بات چیت ہوئی ان سے معلوم ہوا کہ یہاں دو پاکستانی طلبہ ہیں وہاں جا کر ان سے ملاقات کی اس کمرے میں جامعہ ازھر کا ایک فاضل بھی بیٹھا تھا اس فاضل نے مجھ سے اردو میں پوچھا کہ آپ کہاں کے باشندے ہیں۔ میں نے کہا کہ پشاور کے ضلع میں اکوڑہ خٹک ایک گاؤں ہے۔ وہاں کا رہنے والا ہوں اور وہاں ایک مذہبی ادارہ ہے اس کا ادنی مدرس ہوں اس نے کہا آپ کا نام شیر علی شاہ تو نہیں؟ میں نے کہا آپکو کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا میں نے آپ سے کافیہ پڑھا ہے اور دارالعلوم حقانیہ میں ایک سال استفادہ کر چکا ہوں۔ خوشی اس بات پر ہوئی کہ وہ جامعہ ازھر سے فارغ ہوا ہے اور بحمدللہ مسنون ڈاڑھی سے اس کا چہرہ مزین ہے یہ فاضل محمد لقمان ہزارہ کا باشندہ ہے اور وہاں اسکا نام کچھ اور تھا بعد میں تبدیل کیا ہے۔ اب یہاں عراق یونیورسٹی میں اسکو داخلہ کی اجازت دیدی گئی ہے۔

## شیخ عبدالکریم الکردی:

پاکستانی طلبہ نے کہا کہ آؤ ہم آپکو اپنے ایک بزرگ سے ملاقات کرائیں، چنانچہ اسکے ساتھ ایک کمرہ میں داخل ہوئے دیکھا ایک معمر عالم ایک طالب العلم کو سیرت کی کتاب پڑھا رہا ہے۔ اس نے درس بند کیا۔ ہم نے کہا نہیں اپنا سبق پورا فرمائیں۔ وہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا واقعہ بیان کر رہے تھے اور ناقہ کے اٹھنے بیٹھنے کا۔ اور مدینہ منورہ کی بچیوں اور بچوں کے استقبال کے اشعار تفصیل سے بیان کئے، درس سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے بتایا کہ یہ ہمارا استاد ہے آپ سے ملنے کیلئے آیا ہے۔ کہا میں خود علماء کی زیارت کا مشتاق ہوں

اور پھر فرمایا کہ زیارات اموات سے غرض موت کو یاد کرنا ہے۔ اور زیارت صلحاء وفقہاء سے اپنے آپکو روحانیت میں رنگنا ہے میں نے ان سے کہا کہ مدت سے بغداد دیکھنے کی تمنا تھی وہ خداوند قدوس نے پوری فرمائی۔

## انسان کی تمناؤں میں ردوبدل

فرمایا ہاں انسان کے مختلف اوقات میں مختلف تمنائیں ہوتی ہیں اور تبدل اطوار سے متمنیات بدلتے رہتے ہیں پہلے کسی عالم کی زیارت کی تمنا ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ کسی عالم ربانی کی دید کی تمنا ہوتی ہے اور آخر جا کر یہ تمنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دید اور اللہ تعالیٰ کے دیدار حاصل ہونے سے ختم ہوگی۔ ازھر کے اس فاضل نے پوچھا کہ قبروں سے مرادیں مانگنا۔ ولی کو حاضر ناظر سمجھنا کیسا ہے اس نے فرمایا غلط ہے کفر ہے لا خالق الا اللہ، اور فرمایا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو افضل خلق اللہ ہیں، قاضی الحاجات اور حاضر ناظر نہیں مانتے اوروں کو کیسے مانیں۔

## تصوف اور عقیدوں میں اعتدال

اور پھر فرمایا بعض لوگ تصوف کے منکر ہیں مگر ہم تو وسط طریق پر ہیں ہم بزرگوں کی کرامات مانتے ہیں اور اس پر قرآن اور احادیث سے استشھادات بیان کئے پھر طریقت کے فوائد بیان کئے میں نے کہا:

## شریعت وطریقت کا باہمی نسبت

دارالعلوم دیوبند کے ایک بہت بڑے عالم ربانی اور قطب دوراں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے کسی نے پوچھا ماالفرق بین الشریعة والطریقة، تو انہوں نے جواب دیا بینهما نسبة المخدومية والخادمية ، یہ سن کر بہت خوش ہوئے

## ذکر حقانیہ اور بانی حقانیہ

پھر مجھ سے پوچھا کہ مشغلہ کیا ہے میں نے کہا کہ علم دین کا ایک خادم اور دارالعلوم حقانیہ میں معمولی مدرس ہوں پھر دارالعلوم حقانیہ کے احوال وکوائف طلبہ کی تعداد، طرز تعلیم، مسلک، تاریخ تاسیس اور سالانہ مصارف کا پوچھا اور کہا کہ آمدنی کہاں سے ہے میں نے کہا کہ پاکستان کے مسلمان حسب استطاعت اعانت کرتے ہیں بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ عوام کی خوش قسمتی ہے کہ انکی کمائی صحیح مصرف میں خرچ ہورہی ہے میں نے پھر ان سے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ کے بانی اور مدیر خود ایک عالم ربانی ہیں اور علماء ربانیین سے بڑی محبت رکھتے ہیں آپ دارالعلوم حقانیہ اور اسکے بانی مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ وارا کین واساتذہ وطلبہ ومعاونین کیلئے دعائیں فرمائیں۔ چنانچہ اسی وقت درود اور فاتحہ پڑھ کر جامع مانع دعا فرمائی اور حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب کا اسم گرامی لیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ انکی حیاتِ طیبہ کو اشاعت دین میں صرف فرمادے اور دینی عزائم میں کامیابی بخشے۔ فرمانے لگے کہ اس دور میں علماء حقانی کا وجود مغتنمات میں سے ہے۔

## امام احمد بن حنبل کا روضہ

پھر میں نے ان سے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے روضہ کے بارہ میں پوچھا کہ کہاں پر ہے تو شیخ عبدالکریم الکردی مدظلہ نے المناک لہجہ میں جواب دیا کہ ۱۳۵۰ھ میں اپنے استاد کے ہمراہ انکی زیارت کرنے کیلئے گیا تو انکا روضہ دریائے دجلہ کے کنارے پر بہت بوسیدہ اور شکستہ حالت میں تھا انہوں نے وہاں کے باشندہ حضرات سے کہا کہ یا تو اسکے نیچے مضبوط دیوار اٹھائیں یا حکومت موجودہ آلات کے ذریعے اس روضہ کو کسی دوسری محفوظ جگہ منتقل کردیں مگر کسی نے اس طرف توجہ نہ کی اور افسوس وحسرت ہے کہ دجلہ میں سیلاب آنے کی وجہ سے انکا روضہ دریامیں بہہ گیا اور پھر فرمایا کہ یہ وہ شیخ تھے جن کے بارہ میں امام شافعیؒ جب یہاں سے جارہے تھے تو فرمایا تھا ماترکت فی بغدادافقه من احمد بن حنبل

## حذیفہ بن یمان کے روضہ کی نقل مکانی

مزید انہوں نے بتایا کہ حذیفہ بن یمان صاحب اسرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ بھی ان کے قریب تھا مگر جب حکومت کو امام احمد بن حنبلؒ کے روضہ کے بہہ جانے کا علم ہوا تو حضرت حذیفہؓ کا مزار وہاں سے اٹھا کر حضرت سلمان فارسیؓ کے روضہ کے قریب انکو لایا گیا۔ جو یہاں سے تقریبا ایک گھنٹہ کے سفر پر دور ہے۔ یہاں بغداد میں مؤلف قدوری صاحبِ روح المعانی، شیخ شبلیؒ، شیخ جنید بغدادیؒ، معروف کرخیؒ، امام زین العابدین کے چار صاحبزادوں کے مزارات ہیں ابراھیم بن ادھم کا روضہ بھی یہاں ہے یہاں سے کربلا، نجف کو بس میں ایک روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ کوفہ بھی قریب ہے، بصرہ تک موٹر میں چھ گھنٹے کا راستہ ہے علماء کرام اور مشائخ بغداد سے ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی۔ شیخ کردی مدظلہ ایک بہت بڑے بزرگ اور علوم ظاہریہ، باطنیہ کے عالم ہیں۔ منطق وفلسفہ میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ رخصت ہوتے وقت انہوں نے فرمایا کہ آپ سے کسی وقت تفصیلی باتیں کروں گا میں نے کہا یہ تو میری سعادت ہوگی اور اس راستہ سے سفر کرنے کا ثمرہ ہوگا۔

اب عشاء کی اذان ہورہی ہے ستائیسواں روزہ ہے یہاں روزہ منگل کا تھا، سندھی لوگوں کے ہجوم درہجوم آرہے ہیں، ہر سندھی کیساتھ دو عورتیں اور پانچ پانچ چھ چھ بچے ہوتے ہیں یہاں آکر بھیک مانگتے ہیں اس طرح شیعہ لوگ گلگت وغیرہ سے آکر یہاں بھیک مانگتے ہیں، جو پاکستان کیلئے بدنامی کا باعث ہے انکی وجہ سے دیگر حاجیوں کو سخت پریشانیاں درپیش ہیں سفارت خانے چلے جائیں تو سندھیوں کی لائنیں لگی ہوتی ہیں۔

فقط والسلام: شیر علی شاہ عفی عنہ

معرفت صوفی غلام حسین غوث اعظم دربار باب الشیخ بغداد

مدینۃ السلام بغداد ۲۵ ررمضان المکرّم ۱۳۸۶ھ

## اللہ کے گھر حاضری

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس روسیاہ کو اپنے در تک رسائی بخشی، یہ محض اسکی ذرہ نوازی ہے حضرت شیخ الحدیث صاحب ادام اللہ اظلالہم کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ راستے کی تمام تکالیف اور سفر کے متاعب وموانع ختم ہوکر بالآخر خانہ کعبہ کی دید سے دیدۂ قلب وجگر کو مسرت وانبساط نصیب ہوئی۔اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنے گھر سے خدائے عزوجل کے مقدس گھر تک کیسے اور کن حالات میں پہنچا ناامیدی اور پریشانیوں کے سیاہ بادلوں نے کئی دفعہ مغموم ومحزون بنایا۔مگر یہاں پہنچ کر تمام کلفتیں اور مشقتیں بھول گئی ہیں بلکہ درحقیقت راستے کے یہ مصائب ومتاعب شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان کی بدولت دل کی دیرینہ تمنائیں پوری ہورہی ہیں۔

## مناسک حج

حج قران کے جملہ مناسک بفضلہ تعالیٰ بحالت صحت وعافیت ادا کیئے۔موسم بہت اچھا رہا عرفہ کے دن صبح سے لے کر شام تک بادل رہے اور قدرتی سائبان نے ہمیں معلموں کے سائبانوں سے بے نیاز رکھا صبح سے عصر تک جبل الرحمۃ پر رہے بعد ازاں اپنے خیمہ کی طرف اترے اس بابرکت دن کے طیب وطاہر لمحات میں بار بار دارالعلوم حقانیہ کی بقاوترقی کیلئے دعائیں کیں، دارالعلوم کے تمام متعلقین اراکین کرام معاونین واساتذہ نظماء طلبہ وفضلا حقانیہ کو دعاؤں میں یاد کیا۔مزدلفہ اور منیٰ بیت اللہ شریف کے سایہ یُمن وبرکت میں جہاں بھی اپنے لئے دعا کی ہے ان تمام کرم فرماؤں کو یاد کیا ہے

## حرم کعبہ کی حالت

یہاں پیر کو عرفہ اور منگل کو یوم النحر تھا لاکھوں حاجی چلے گئے مگر مطاف اور سعی میں بعینہ وہی ہجوم ہے جو پہلے تھا حالانکہ ترک ایرانی یمنی شامی اردنی عراقی اکثر چلے گئے ہیں۔طواف کرنے میں اب بھی بڑی دقت ہوتی ہے بوڑھے اور کمزور تو بمشکل طواف کرتے ہیں حجراسود کو بوسہ دینا بہت ہی قوی انسان کا کام ہے جو حاجیوں کو دھکیلنا، کمزوروں کو پاؤں میں روندنا معیوب نہ سمجھتا ہو مجھے جیسے کمزور کو بعد از نماز ظہر یا رات کے کسی حصہ میں حجراسود کو بوسہ دینے کی سعادت میسر ہوسکتی ہے عجیب حالت ہے روزانہ سینکڑوں بسیں یہاں سے حاجیوں کی بھری ہوئی نکلتی ہیں مگر فضائے حرم میں وہی بھیڑ ہے جو پہلے تھی امام الحرم الشریف جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں اور اقامت شروع ہوتی ہے تو پولیس لوگوں کو روکتی ہے کہ صفیں باندھ لو مگر پھر بھی لوگ طواف سے باز نہیں آتے تکبیر تحریمہ ہوجاتی ہے اور لوگ اپنے طواف کو نہیں چھوڑتے۔ادھر جب امام نماز سے فارغ ہوکر السلام علیکم ورحمۃ اللہ پڑھتا ہے تو حجراسود کے قریب بیٹھنے والے فوراً اٹھتے ہیں اور حجراسود کو بوسہ دینے لگتے ہیں بعض لوگوں کو نماز کا خیال ہی نہیں رہتا دو پولیس

والے بیچارے اسی ازدھام کو روکنے کیلئے نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوسکے وہ بیچارے حجر اسود کی آغوش میں جماعت کی نماز سے محروم ہوجاتے ہیں غالباً بعد میں اور پولیس آجانے سے انکو نماز پڑھنے کیلئے رخصت مل جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ عرفہ کے دن تقریبا دس حاجی ہجوم کی وجہ سے فوت ہوگئے ہیں اور منیٰ میں رمی الجمرات کے موقعہ پر ایک دن میں تیس حاجی فوت ہوئے ہیں طواف کرنے والوں میں بھی کل ایک آدمی بے ہوش ہوگیا تھا خدا خبر مرگیا ہے یا نہیں کل ایک بوڑھی عورت ہجوم کی زد میں آکر حجر اسود کے پاس گر پڑی اور اسکی چیخ وپکار پر لوگوں نے اسکو فورا کھینچا۔

## حاجیوں کی تعداد

امسال حاجیوں کی تعداد میں بہ نسبت گزشتہ سالوں کے نمایاں اضافہ ہے۔ حکومت کی طرف سے جاری شدہ اعلامیہ میں باہر سے پاسپورٹ پر آنے والوں کی تعداد ۳۱۶۲۲۶ ہے۔ سعودی حکومت کے باشندے اور آس پاس کے شیوخ کی رعایا جنکی تعداد دس لاکھ سے زیادہ بتائی جاتی ہے مذکورہ تعداد کے علاوہ ہے گویا باہر سے آنے والے گزشتہ سال کی بہ نسبت ۲۲۱۰۸ زیادہ ہیں، اسی طرح مقامی باشندے بھی زیادہ تعداد میں شریک ہوئے ہیں جسکی وجہ موسم کا اعتدال بتایا جاتا ہے سب سے زیادہ حاجی ترکی ہیں دوسرے درجہ پر ایران اور تیسرے درجہ پر پاکستان ہے ان تینوں ملکوں میں اتحاد و یگانگت اور یہ ترتیب حسن اتفاق ہے۔

چاہیے تو یہ تھا کہ پاکستان کے حاجی سب سے زیادہ ہوتے کیونکہ تمام اسلامی ممالک میں یہ بہت بڑی مملکت ہے ترکیوں کی تعداد النشرة الخاصة باعدادواجناس الحجاج نے ۳۹۳۰۹ بتائی ہے اور ایران ۳۵۳۳۴، پاکستان ۲۳۹۵۱، ہندی ۱۵۸۶۵، افغانستان ۵۴۷۰۔

ایران کی آبادی ڈھائی کروڑ یا کچھ زیادہ ہوگی وہ بھی اکثر شیعہ، مگر بہت بڑی تعداد میں آئے ہیں، ترکیوں کی بسیں سات سو سے زیادہ ہیں۔ اسی طرح ایرانیوں کی بسیں بھی کافی ہیں۔ مگر ایرانیوں کی کافی تعداد ہوائی جہازوں سے آئی ہے۔ بحری راستہ سے آنے والوں کی تعداد ۱۱۳۳۹۱ ہے۔ اور ہوائی جہازوں سے ۱۰۷۰۷۸ ہے۔ خشکی کے راستہ سے آنے والوں کی تعداد ۹۵۷۵۷ ہے۔

## خانہ کعبہ میں محمود وایاز

یہ خط میں آپکو باب السعودی کے بالمقابل مسجد الحرام سے لکھ رہا ہوں لوگوں کے ہجوم، تلاوت ودرود اور دعاؤں کی گونج سے پورے طور پر خط لکھنے کیطرف توجہ نہیں۔ بیت اللہ شریف سامنے ہے اور حاجیوں کا بے پناہ ہجوم پروانوں کی طرح اس شمع ربانی کے اردگرد گھوم رہا ہے مجھے تو ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ زمین گھوم رہی ہے لطف تو یہ ہے کہ یہاں امتیازی نشانات ختم ہوگئے ہیں، رنگین قباؤں والے اور قیمتی کوٹ پتلون والے اسوقت سب ایک ہی لباس

میں نظر آرہے ہیں بعض کمزور اور نحیف بوڑھوں اور بوڑھیوں کو اٹھاتے ہوئے طواف کرا رہے ہیں تمام تواضع اور عاجزی سے سرشار ہیں اور خلوص دل سے اپنے گناہوں پر پشیمان ہیں اور اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اے باری تعالیٰ تو ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے۔ اور آئندہ کیلئے ہمیں اعمال صالحہ کی توفیق دے، ہم عہد کرتے ہیں اور اس بیت کو گواہ کرتے ہیں کہ آئندہ ہم آپکی مرضیات کو اپنائینگے اور تیرے محبوب پیغمبر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا اتباع کریں گے خدا کرے کہ ان حاجیوں کی یہ دعائیں قبول ہوں اور آئندہ ان کی زندگی قرآن وسنت کے مطابق گزرے۔ ان حاجیوں کے لہجے اور لغات اگرچہ مختلف ہیں اور ان کے چہروں کی خدوخال اور رنگ بھی نمایاں فرق ہے مگر ان تمام کے دل متفق ہیں ہر ایک اپنے کیئے ہوئے گناہوں پر پشیمان ہے، اشکبار آنکھوں اور لرزاں وترساں دل کے ساتھ رب البیت سے معافی چاہتے ہیں یہ خانہ خدا کے ارد گرد گھوم رہے ہیں یہ خداوند عزوجل کے مہمان ہیں کوئی ملتزم کے پاس رو رہا ہے اللھم یارب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب آبائنا وامھاتنا ومشائخنا واحبابنا واخواننا۔ الخ کی فریاد کر رہا ہے۔ کوئی اللھم اننی عبدك وابن عبدك واقف تحت بابك ملتزم باعتابك کے کلمات سے خدا کو یاد کر رہا ہے کوئی مقام ابراھیمی میں رو رہا ہے، کوئی حطیم میں کوئی تلاوت میں مصروف ہے عجب عالم ہے جہاں بھی نظر پڑے وہاں سے اللہ اللہ کی صدائیں آتی ہیں، خداوند قدوس کی رحمت جوش میں ہے، فرشتے ان پروانوں کیلئے دست بدعا ہیں۔ ع ومن دقّ باب کریم فتح

## غار حراء غار ثور اور حضور ﷺ کا حسن انتخاب

غار حرا اور غار ثور دونوں کی دید نصیب ہوئی، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن انتخاب کو دیکھئے کہ عبادت وریاضت کیلئے غار حرا کی خاموش اور پرسکون جگہ کو منتخب فرمایا جہاں سے بیت اللہ شریف سامنے دکھائی دیتا ہے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن کو غار کے اندر عبادت وذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور رات کو غار کے اوپر والے بڑے پتھر پر بیٹھ کر عجائبات سمٰوات میں تفکر فرماتے اور پناہ کیلئے غار ثور کو منتخب فرمایا۔ جو بلندی میں غار حرا سے سہ گناہ زیادہ ہے۔ ساڑے تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزارنے کے باوجود اب تک جانے والا اسکا راستہ بھول جاتا ہے روحانی قوت تھی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ وہ رات کے آخری حصہ میں وہاں تک گئے اور کچھ دن وہاں رہے وہاں سے بھی بیت اللہ شریف نظر آتا ہے قدیم عرب کا فن سراغ رسانی بھی قابل تعجب ہے کہ وہاں تک کیسے پہنچے حالانکہ پہاڑ کے چاروں طرف ریتلی زمین ہے جہاں قدموں کے نشانات ایک سیکنڈ میں ہوا کی وجہ سے مٹ جاتے ہیں اور پہاڑ پر نشانات اقدام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

## مولد نبوی اور مسجد ہلال یا مسجد ہلال

مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (جہاں اب ایک لائبریری ہے) شعب ابی طالب (جہاں اب ایک بچوں کا سکول ہے) کو دیکھنے گئے جبل ابی قبیس پر چڑھے جہاں مسجد بلال کے نام سے ایک مسجد مشہور ہے مگر درحقیقت یہ مسجد ہلال ہے یہاں لوگ ہلال دیکھنے کیلئے چڑھتے تھے اور بتاتے ہیں کہ معجزہ شق القمر بھی اس پہاڑی پر رونما ہوا تھا۔

## جنت المعلیٰ

جنت المعلیٰ بھی گئے، امیر المؤمنین والمؤمنات حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی قبر پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، محترم قاری محمد امین صاحب (راولپنڈی) بھی ساتھ تھے، ام المؤمنین کا یہ روضہ دروازے کے قریب ہے یہاں نہ کوئی گنبد ہے نہ انکی قبر پر کوئی جھنڈا ہے اور نہ موم بتی جلانے، غلاف اور پھول چڑھانے کی ناجائز رسم ہے۔ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کی یہ قبور ان لوگوں کو سبق دیتی ہیں جو اپنے آباء واجداد کی قبروں کو پختہ بناتے ہیں اور ان پر گنبد تعمیر کراتے ہیں غلاف اور جھنڈے نصب کرتے ہیں موم بتیاں اور شمع جلاتے ہیں کمائی کیلئے صندوقچے رکھتے ہیں دروازے کے قریب عبدالرحمان بن ابی بکر کا روضہ بتاتے ہیں ذرا آگے جا کر حضرت رقیہ اور حضرت آمنہ کی قبر ہے اور پہاڑ کے دامن میں ابوطالب عبدالمطلب عبدالمناف کی قبور ہیں۔ جنت المعلیٰ کے دوسرے حصہ میں ابن زبیرؓ اور اسماءؓ بنت ابی بکرؓ کی قبور ہیں۔ مہاجر مکی حضرت حاجی امداداللہ مرحوم کی قبر معلوم نہ ہو سکی۔

## حج پر الحق کا خصوصی شمارہ حُسن انتخاب گیلانی کا عرض احسن

لیل والنہار اطمینان قلب ومسرت کیساتھ گزرتے ہیں، آج محترم مولانا قاری محمد امین صاحب (راولپنڈی) کے ذریعہ ''الحق'' مارچ ۱۹۶۷ کا مطالعہ نصیب ہوا حجاج بیت اللہ کے ذوق وشوق میں اضافہ کرنے والے مضامین کی دید سے وجدانی مسرتیں، جنکا اظہار نوک قلم سے نہیں کیا جا سکتا۔ خاص کر علامہ مناظر احسن گیلانیؒ کی پردرد نظم جس نے قلب وروح کے جذبات میں ایک خاص کیفیت پیدا کی۔ محترم قاری صاحب اس عرض احسن کو سنتے رہے اور میں انکو سناتا رہا کتنا لطف ہے کہ خانہ کعبہ کے سامنے عرض احسن ہو۔ آپ کے اس حسن انتخاب اور ذی الحجہ کے مناسب وموزوں مضامین کو اللہ تعالیٰ قبولیت بخشے۔ آمین، اس رسالہ سے کتنے لوگوں نے فائدہ حاصل کیا ہوگا ارادہ تھا کہ اس رسالہ کو رات کے وقت مکمل طور پر مطالعہ کروں گا خاص کر تعلیمی سال کے افتتاح پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے جو تقریر فرمائی ہے مگر اتفاقاً حاجی شیر افضل خان صاحب بدرشی صدر تعمیری کمیٹی دارالعلوم سے سامنا ہوا انہوں نے اپنی دلی واردات کا ذکر کیا۔ میں نے کہا الحق میں عرض احسن کے نام سے بہترین اور

مؤثر انداز میں آپ کے دل کی ترجمانی کی گئی ہے اوراس کے علاوہ اور بھی اچھے مضامین ہیں میرا خیال تھا کہ ان سے یہ رسالہ واپس لوں گا مگراب تک ان سے دوبارہ ملاقات نہ ہوسکی غالبا وہ مدینہ منورہ چلے گئے ہیں خلیل الرحمان کےاسے بھیجا ہوا مضمون بھی مکمل طور پرنہیں دیکھا تھا بہرحال رسالہ الحق کی ترقی کا علم ہوکر ازحد خوشی ہوئی دورۂ حدیث شریف میں ۱۵۰ اطلباء کی شمولیت بھی دارالعلوم حقانیہ کی روزافزوں ترقی اور مقبولیت کی بین دلیل ہے۔ رات کو قاری صاحب مولانا محمد کریم افغانی فاضل حقانیہ، مولانا محمد صادق صاحب فاضل حقانیہ (چلاس) اور بندہ میزاب الرحمۃ کے مقابل بیت اللہ کے سامنے بعد ازنماز مغرب تا نماز عشاء بیٹھے تھے اور اجتماعی طور پر دارالعلوم حقانیہ کیلئے بارگاہ رب العزت میں دعائیں کیں۔

## اردن کے لیل ونہار

مدینہ منورہ: اردن کے لیل ونہار میں مجھ پر کیا گزری یہ ایک طویل داستان ہے انشاء اللہ العزیز بیان کرونگا۔ اردن میں کافی کوششیں کی گئیں ایک دفعہ معلوم ہوا کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ سے سفر کرنے پر ویزا مل سکتا ہے مگر وہ صرف افواہ تھی پہلے اجازت تھی مگر بعد میں ممانعت ہوگئی پھر معلوم ہوا کہ بحری جہاز جارہا ہے چنانچہ اس کا ٹکٹ آنے جانے کا خریدا اور عقبہ آیا جو عمان سے ۳۰۰ میل دور وادئ سینا کی جانب ہے وہاں آیا تو ۷۰۰ ا پاکستانی پہلے سے جہاز کے انتظار میں بیٹھے تھے عقبہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ایلا ہے جہاں بنی اسرائیل پر مچھلیوں کے شکار کرنے کے جرم میں عذاب آیا تھا وہاں کافی دن انتظار کے بعد بحری جہاز آیا اور خلیج احمر کے راستہ سے نہر سویز کے بالمقابل ینبوع اور جدہ پہنچے۔

## حجاج کی مشکلات شاہ حسین والی اردن وغیرہ کو درخواست

یہ ۷۰۰ ا پاکستانی جہاز کے انتظار میں کئی دنوں سے پہلے یہاں آئے تھے، کمپنی والوں نے ان سے دھوکہ کیا تھا تاریخ یکم فروری بتائی تھی اور دس تاریخ تک بھی جہاز نہ آیا جب ۲۰ رفروری ہوئی توانہوں نے مجھے کہا کہ آپ عربی جانتے ہیں آپ یہاں کے مسئول کو رپورٹ کریں چنانچہ متصرف البلدیہ کے ہاں گیا اور سب حالات بتائے انہوں نے عمان کے کمپنی کے مدیر کو اسی وقت ٹیلیفون کیا کہ فوراً ان کا انتظام کرلیا جائے کہ یہ حاجی یہاں سے چلے جائیں اس پر انہوں نے وعدہ کیا کہ فورا ہم باخرہ (بحری جہاز) طلب کرتے ہیں مگر یہ وعدہ جھوٹا تھا چند دن گزرنے کے بعد میں بمعہ دوساتھیوں کے عمان آگیا اور وہاں شاہ حسین بن طلال ملک عمان کو درخواست پیش کردی اور وزارت داخلہ کے وزیر ہاجم الطل کو بھی ۔ استاد خلیفہ عبدالرحمان نے بھی اسکو ٹیلیفون پر کہا تب حکومت نے اسطرف توجہ دی اور سعودی حکومت کو تار دیا کہ فوراً حاجیوں کو ویزا کی اجازت دے دی جائے اسکے بعد ویزا ملا جہاز آیا اور روانگی ہوئی اسی

دوران میں میں جمعہ کی نماز کیلئے پھر بیت المقدس گیا اس میں خدا کی حکمت تھی عقبہ کے حاجیوں کی خدمت کرائی ۷۰۰ حاجی تمام دعائیں دیتے ہیں اور اب بھی جہاں ملتے ہیں تو دعائیں دیتے ہیں۔

## عقبہ اور اریحا میں اہل علم سے تعلق

ایک لحہ کیلئے پھر مجھے عمان اور عقبہ کی پریشانیوں کی طرف آپ نے توجہ دلائی مگر درحقیقت عقبہ میں جو ایام گزرے ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گے اگر زندگی ہوئی تو انشاء اللہ العزیز آپکو عمان اور عقبہ کے احباب سے ملاؤں گا وہاں عمان اور عقبہ اریحا میں ایسے دوست اہل علم مل گئے تھے جنکی ملاقاتوں کی وجہ سے سب کچھ بھول گیا تھا مصر کے مشائخ جو مبعوث الازہر ہیں اور وعظ وارشاد کے امور سرانجام دے رہے ہیں خاص کر شیخ معوض، فلسطینی علماء اور نوجوان طبقہ کئی کئی کتابیں تحفے کے طور پر وہ دیتے جو میں بوجھ زیادہ ہونے کی وجہ سے اپنے دوستوں میں بانٹتا رہا۔ خاص کر مصری علماء کے رسالے اور کتابیں، عمان کے ایک بڑے مصنف شیخ معوض جن کی تقاریر عمان ریڈیو سے نشر ہوتی ہیں سے الحق کیلئے کافی مضامین حاصل کئے نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد عقبہ کے اکثر دوست جمع ہوتے اور مجھے مجبور کرتے کہ کسی حدیث شریف یا آیت کریمہ کے متعلق بیان کریں، تو میں کافی عذر و معذرت کرتا مگر وہ مجبور کرتے آہستہ آہستہ عربی بولنے میں پھر دقت محسوس نہ ہوتی۔

فلسطینی مہاجرین میں دین کا بہت بڑا جذبہ ہے گھنٹوں تک اگر قرآن وحدیث بیان کی جائے تو وہ سنتے رہیں گے، انہوں نے مجھے واپسی پر عقبہ میں ایک ماہ رہنے کیلئے کہا ہے مگر میں نے انکو کہا کہ میں دارالعلوم حقانیہ جو میرا مادرِ علمی ہے اسمیں ملازم ہوں میں کیسے یہاں رہ سکتا ہوں۔ اکثر کے دل میں دارالعلوم میں پڑھنے کا شوق ہے۔ عقبہ کے اس شہر میں آپ عورتوں کو قطعاً باہر نہیں دیکھیں گے چھوٹی لڑکیاں بھی باہر نہیں نکلتیں۔

## فلسطین کا ریاعی قبیلہ

ریاعی قبیلہ جو فلسطین میں مشہور قبیلہ ہے ان لوگوں کی داڑھیاں ہیں، ان کی دعوتیں پٹھانوں کی طرح ہیں، بودوباش بعینہ پٹھانوں کی طرح، انشاء اللہ تعطیلات کے دوران میں ہم دونوں ان بلاد کی سیاحت کریں گے، آپکی رفاقت ہو اور اس علاقہ کا سفر ہو کتنی خوشی کی بات ہوگی۔

## مولانا عباسی کی مجلس اور الحق میں شائع شدہ خطبات

مولانا عبدالغفور صاحب مدنی مدظلہم کی طبیعت آج نسبتاً کچھ اچھی تھی کل میں نے الحق میں شائع شدہ حضرت کی تقاریر جو کراچی میں ہوئیں حضرت مدظلہ کے فرمان پر سنائیں حضرت کی مجلس میں تیس تک علماء وصلحاء موجود تھے اور مشاہیر بھی جن میں ہمارے ملک کے کمشنر فرید اللہ شاہ صاحب بھی شامل تھے دوسری قسط بھی سنائی

حضرت مدظلہ رو رہے تھے اخیر میں فرمایا بالکل پورے کا پورا مضمون آ گیا ہے۔ رسالہ الحق کو اللہ تعالیٰ ترقی دے کہ مذہبی، تبلیغی کام سرانجام دے سکے

## رو رو کر دعائیں

رات کو حضرت مدظلہ نے اپنے صاحبزادہ اور مولانا لطف اللہ صاحب سے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ نے میری تقاریر کو جس اہتمام سے شائع کیا ہے پاکستان بھر میں کسی نے بھی اتنے اہتمام کیساتھ شائع نہیں کیا یہ محض حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی قلبی محبت کا نتیجہ ہے آج انہوں نے مجھے دعوت دی تھی اور دو بجے جب میں گیا تو حضرت شاہ عبداللہ شاہ صاحب (کراچی) سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت کو دارالعلوم حقانیہ سے بے پناہ محبت ہے۔

## حقانیہ اور شیخ الحدیث سے بے پناہ محبت

یہ درحقیقت حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے خلوص وللّٰہیت کا نتیجہ ہے اور فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ پاکستان بھر میں صحیح معنوں میں علوم دینیہ کی خدمت کر رہا ہے پھر مولانا عبدالحق صاحب (صاحبزادۂ حضرت مدظلہ) آئے انہوں نے کہا کہ رات کو میرے والد صاحب نے آپکے بارے میں پوری تاکید کی ہے کہ اس کا پورا خیال رکھیں اور فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ کیساتھ جو عقیدت ومحبت ہمیں ہے وہ اللہ بہتر جانتا ہے کھانا کھانے کے بعد وہ مجھے اپنے گھر لے گئے اور چائے پلائی، پھر مجھے دو کتابیں ہدیۃً دیں اور ایک کتاب آپکے لئے ہدیۃً دی۔ اور بخاری شریف کا ایک مصری نسخہ جو چار جلدوں میں ہے دارالعلوم کیلئے دے دیا اور دیگر کتابوں کے بارے میں کہا کہ میں دوں گا۔

## مولانا عبدالحق میرے دل ہیں

اس بیماری کی حالات میں جب ان کو حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کا سلام پہنچایا گیا اور بیماری کا ذکر کیا تو رو کر فرمانے لگے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب میرے دل ہیں میرا دل بے اختیار انکو دعائیں دیتا ہے۔ وہ اپنی ہمت سے زیادہ دینی کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انکو صحت تامہ کاملہ بخشے اور دارالعلوم حقانیہ کی سرپرستی کیلئے انکی عمر میں برکت عطا فرمادے۔ دارالعلوم کے اراکین ،اساتذہ ومعاونین سے مجھے قلبی محبت ہے۔ دارالعلوم حقانیہ پاکستان بھر میں میرا محبوب ادارہ ہے اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو اور تمام دینی مدارس کو ترقی اور اغیار واشرار کے فتنوں سے ان اسلامی قلعوں کو محفوظ رکھے۔

## مولانا زکریا، مولانا بنوری، شیخ عبدالقادر عیسیٰ حلبی

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب سہارنپوری مدظلہ وحضرت بنوری بھی تشریف لائے ہوئے ہیں

،ان سے ملاقات ہوئی ہے اسی طرح حرم شریف میں حلب کے مشہور بزرگ شیخ عبدالقادر عیسیٰ صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور اسطرح یہاں کے ایک ممتاز بزرگ عبدالعزیز بخاری سے بھی ۔ ان حضرات سے دارالعلوم کیلئے دعائیں کرائیں ان ہر دو حضرات نے حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کو تسلیمات ودعوات پہنچانے کا فرمایا۔

فقط والسلام شیر علی شاہ عفی عنہ

از: مکہ مکرمہ

---

## شیخ صاحبؒ کے خسر اور ماموں کی وفات اور احقر کے بارے میں مبارک خواب اور بے پناہ محبت کا اظہار

۱۳۹۴/۳/۲۸ھ مدینہ منورہ

محبی الصادق الاخ الوفی مولاناسمیع الحق حقق الله جمیع مایتمنّاہ من الامانی الطیبة ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ خال محترم (مولانا خسر اور ماموں سید یوسف شاہ مرحوم) کے سانحۂ ارتحال پر تعزیت وہمدردی کا سپاس گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسکو اپنے جوار رحمت میں مراتب علیا نصیب فرمادے۔ ۱۲/ربیع الاول کو بیت اللہ شریف کو حاضر ہوا اوران کے روح کو ایصال ثواب کی خاطر عمرہ ادا کیا۔ آپکو اور حضرت قبلہ الشیخ دامت برکاتہم ادام اللہ ظلال سیادتہم علی رؤوسنا اور دیگر احباب و متعلقین کو غلاف کعبہ اور ملتزم کے سایہ میں دعائیں مانگیں۔ آپکا سلام عقیدت زینت کائنات رحمة للعالمین سیدالاولین والآخرین صلی الله علیه وسلم وعلی اصحابه واهل بیته اجمعین الطیبین الطاهرین کے بارگاہ یمن وبرکت میں بصد ادب واحترام جمعہ کی رات قبل از مغرب پیش کیا اور ربّ العزت سے دعائیں مانگیں ۔اللہ تعالیٰ آپکو اور ہم سب کو اعمال صالحہ کی توفیق بخشے دنیا وآخرت کی نعمتوں سے سرفرازی عطا فرمادے اورعلوم دینیہ کی ترویج واشاعت کے مواقع سے محظوظ فرمادے۔ اللہ تعالیٰ حضرت الشیخ مدظلہم العالی کے سایہ عطوفت کو تادیر قائم ودائم رکھے اور تمام امراض وآلام سے محفوظ فرمادے۔ صحت تامہ کاملہ کیساتھ انکو اعلاء کلمة الحق کیلئے تادیر سلامت رکھے۔

ایھا الأخ الکریم خط بھیجنے سے اگر چہ تکاسل کے بناء پر قاصر ہے مگر دعاؤں میں آپ حضرات کو برابر یاد کیا کرتا ہوں۔

وحق الهوی ماغیّر البعد عهدکم     ولا انا ممن للعهود یخون

وعندی من الأشواق مالوشرحته     الی الناس قالوا قد عراہ جنون

## بے پناہ محبت کا نتیجہ

تقریبا دو تین دن کی بات ہے کہ صلوٰۃ فجر سے آ کر کمرہ میں لیٹ گیا تو نیند میں آپ سے ایک عجیب انداز

میں ملاقات ہوئی ہم دو منزلہ عمارت میں اپنے احباب کیساتھ بیٹھے ہوئے ہیں جن میں میرا ایک دوست حنبل افغانی اور دوسرا مصطفٰے پاکستانی اور تیسرا ایک سعودی طالب العلم ہے جب ہم نے اپنی باتوں سے فارغ ہو کر مجلس برخاست کی تو نیچے سے جو سیڑھیاں اور اوپر مکان کو لگی ہوئی ہیں آپ سیڑھیوں کے سامنے نیچے نظر آئے اور عربوں کی طرح لباس پہنے ہوئے ہاتھ میں ٹیچی کیس ہے۔ میں نے دیکھا تو والہانہ انداز میں اترا اور آپ سے بغل گیر ہوا اور اوپر والے کمرہ کو لے گیا اور پھر اپنے ساتھیوں سے تعارف کرانے لگا۔ نیند سے اٹھکر چائے پی لی۔ پھر کلاس کو گیا تمام دن اسی نیند سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ اور یہ حقیقت ہے۔

وماذرّ قرن الشمس الاّ ذکرتك واذكرك فی وقت کل غروب

واذکرك مابین ذاك وهذه وباللیل احلامی وعندهبوبی

## شیخ الحدیث کی اسمبلی میں حق گوئی اور طلبہ جامعہ اسلامیہ مدینہ

خدا کرے کہ اس خواب کی تعبیر بہت جلد نکلے کہ آپ سے حرمین شریفین کے نورانی ماحول میں ملاقات ہو جائے ،الحق کے پرچے بہت دیر سے موصول ہوئے ہیں طلبہ نے مضامین کو خصوصاً حضرت مدظلہ کی اسمبلی میں حق گوئی کو از حد پسند کیا۔ آج کل طلبہ امتحان کی تیاری میں مصروف ہیں اور تقریباً ایک ماہ بعد تعطیلات ہونے والے ہیں، اسلئے آئندہ سال انشاء اللہ دس تک رسالے جامعہ میں اور اسی طرح مدینہ منورہ میں مختلف حضرات کے نام مقرر کر دونگا۔ اگر میں تعطیلات میں یہاں رہا تو ممکن ہے کہ الحق کیلئے مضامین اور خریدار دونوں کا انتظام کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

بندہ کی طرف سے حضرت مدظلہم کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست پیش کریں، کچھ ذہنی پریشانیاں لاحق ہیں محترم ناظم صاحب اور دیگر ناظمین کرام واساتذہ محترمین اور اراکین وواقفین حضرات کو تسلیمات عرض ہیں بالخصوص قاری سعید الرحمان صاحب اور برادرم محمد شفیق صاحب اور الحاج محمد رفیق صاحب کی خدمت میں تسلیمات عرض ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تفصیلی خط امتحان سے فراغت کے بعد لکھونگا۔ اور یا خود یا بمشافہ احوال جامعہ و مدینہ سے آپ حضرات کو مطلع کرونگا۔ حاجی راحت گل صاحب آئے تھے یہاں سے ریاض پھر الخبر ، بحرین اور وہاں سے کویت چلے گئے ہیں۔ انتہائی خوش قسمت ہیں ،عمرہ کر کے اب بلاد عربیہ میں سیر کر رہے ہیں۔

والی اللقاء شیر علی شاہ کان اللہ لہ

---

## حج منی وغیرہ کے حالات

برادرم واجب الاحترام مولانا سمیع الحق صاحب دامت الطافکم ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج

اقدس، کل آپکا والا نامہ ایک دوست نے خانہ کعبہ کے سامنے دیدیا از حد خوشی ہوئی کھول کر احوال وکوائف سے آگاہی پر اطمینان قلب نصیب ہوا آپکے نیک ہمدردیوں اور جملہ توجہات کا صمیم قلب سے ممنون ہوں۔صد افسوس کہ میرے والدین کرام اس دفعہ حج پر تشریف نہ لا سکے ،میں ان کی آمد کے لئے چشم براہ تھا خدا کرے میری یہ دیرینہ تمنا کبھی پوری ہوجائے کہ میں اپنے والدین کرام کیساتھ ظل کعبہ اور صفا مروہ کے درمیان طواف وسعی کرسکوں۔آپ کیلئے دعائیں کیں، اللہ تعالیٰ آپکو اپنے دلی مقاصد میں کامیابی بخشے۔اوردارین کی سعادتوں سے نوازے۔اطمینان قلب اور سرور وراحت کی زندگی نصیب فرمادے اورآپکو بیت اللہ شریف اور روضہ مطہرہ کی زیارت کی نعمت بار بار نصیب فرمادے۔حسب الحکم ٹیرون غلام قادر حاجی کے ذریعہ ارسال ہے چونکہ اسکے ساتھ سامان زیادہ ہے اس لئے ۶ گز آپکے لئے اور ۶ رگز انوارالحق کیلئے بھیج دیا ہے۔کسی دوسرے حاجی کے ذریعہ بقیہ کپڑا بھیج دونگا۔نیز خالی ٹیپ بھی کسی کے ذریعہ بھیج دونگا۔

## جامعہ کے طرف سے حج میں ڈیوٹی

اس دفعہ مجھے بھی جامعہ اسلامیہ نے اس وفد میں بھیجا ہے جو دارالافتاء کے ماتحت مکہ منیٰ اورعرفات میں حجاج کے مسائل بیان کرتے رہتے ہیں۔مدینہ سے مکہ تک ہوائی جہاز کے ذریعہ سے بھیجا اور ادھر طائف کے روڈ پر منیٰ کے بالمقابل ایک شاندار عمارت طلبہ کیلئے کرایہ پر لے لی ہے۔ہم یہاں سے روزانہ ٹیکسی پر حرم کو جاتے ہیں ایک دن رابطہ کے اجلاس کیلئے بھی گیا لیکن ماسوائے لفاظی کے اور کچھ نہ تھا معارف اور حکمت اوراسرار کی باتیں اکابرین دیوبند دامت برکاتہم کا حصہ ہے۔البتہ محمد الغزالی اور محمد قطب کی تقریریں اچھی تھیں مولانا ندوی دامت برکاتہم اس دفعہ تشریف نہیں لائے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب انڈیا سے تشریف لائے ہیں اور صولتیہ میں مقیم ہیں، اس دفعہ باہر سے آنے والے حجاج کی تعداد ساڑھے سات لاکھ کے قریب ہے۔صرف ترک ایک لاکھ بیس ہزار کے قریب آئے ہیں آج کل مکہ کے تمام شوارع اور پہاڑ انسانی آبادی سے معمور ہیں۔کل مولانا غلام حیدر سے ملاقات ہوئی۔اب تک قاری امین صاحب نہیں پہنچے۔شاید آج پہنچ جائیں۔نیز حضرت مفتی محمود صاحب بھی ابھی تک نہیں آئے

## مولانا حمد اللہ ڈاگئی اور مولانا پنج پیر کا مناظرہ

ڈاگئی کے مولانا حمد اللہ صاحب اور پنج پیر مولانا بھی آئے ہیں ممکن ہے کہ بعد الحج دونوں کے درمیان مناظرہ بھی ہوجائے سنا ہے کہ حضرت قاری محمد طیب صاحب بھی اس دفعہ تشریف لارہے ہیں آج ۵ ذوالحجہ ہے اتوار کے دن منی (ترویہ) اور پیر کے دن عرفہ ہے۔

شیر علی شاہ المندوب الباکستانی

دار الافتاء العزیزیة بطریق الطائف مکة المکرمه ۵/ذوالحجه ۱۳۹۴ھ

---

## حقانیہ کے سند کے معادلہ کی سعی

محترم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق، دامت معالیکم ،تسمیہ وتکریم ،مولانا احمد عبدالرحمان صاحب کے مکتوب پر آپکا مکتوب باعث سرفرازی ہوا، یادآوری کا شکریہ۔آپ نے لکھا ہے کہ میں نے قبل ازیں ایک خط بھیجا ہے آپ کا یہ مکتوب مجھے نہیں ملا ہے ،رسالے بھی بہت دیر سے پہنچتے ہیں البتہ ڈاکٹر بھادرشاہ اور طائف والے کو رسالے بروقت پہنچتے ہیں۔انشاء اللہ مولانا احمد عبدالرحمان صاحب کیلئے کوشش کرونگا شیخ الجامعہ آج کل ریاض گئے ہوئے ہیں ،جب آئیں تو ملاقات کرونگا۔آپ مجھے جامعہ ازھر کے اس مکتوب کا فوٹو اسٹیٹ نقل بھیج دیں۔جسمیں جامعہ ازھر نے ہمارے سند کو لیسانس کے برابر قبولیت دی ہے۔میں اس سے یہاں فوٹو اسٹیٹ کے چند کاپیاں نکالکر جامعہ اسلامیہ مدینہ، اور جامعۃ الملک مکہ مکرمہ اور وزارت المعارف کو درخواستوں کے ساتھ بھیج دونگا جب تک ہمارے دارالعلوم کے سند کا معادلہ نہیں ہوتا اسوقت ہمارے فضلاء کیلئے مسئلہ مشکل رہیگا میں نے ذاتی طور پر کئی دفعہ متعلقہ حضرات کو دارالعلوم کی علمی مکانت ومنہج سے آگاہ کیا ہے لیکن یہ بھی عجیب لوگ ہیں ابھی تک نیوٹاون کے مدرسہ کا معادلہ بھی لیسانس سے نہیں ہوا۔آپ جامعہ ازھر کے سند کی ایک فوٹوسٹیٹ کاپی فوراً بھیج دیں تاکہ میں یہاں متعلقہ اداروں کو درخواستوں کیساتھ بھیج دوں۔ السعی منا والا تمام من اللہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ ہمارے امتحانات ۲۴ جمادی الاولیٰ کو شروع ہونے والے ہیں ،جوتقریباً پندرہ دن مسلسل رہیں گے اس دفعہ کافی بارش ہوئی ہے جس سے موسم اب تک خوشگوار ہے۔مخدومی حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم اور جملہ اراکین واساتذہ کی خدمت میں تسلیمات عرض ہیں۔

محترم قاری سعید الرحمان اور برادرم شفیق صاحب اور الحق کے جملہ ساتھیوں کو تسلیمات عرض ہیں۔

والسلام : شیر علی شاہ

۱۵/ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

---

## لاہور میں ملنے کی کوششیں: مسجد نبوی میں اعتکاف

محترم ومکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب زیدت معالیکم ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج اقدس، صابر علی شاہ کے مکتوب میں شکوہ کے کلمات دیکھے۔ لاہور میں آپکے قیام گاہ کا علم نہ تھا جس صبح کو میں کراچی روانہ

ہونے والا تھا شام کو شیرانوالہ گیٹ میں دوستوں سے معلوم ہوا کہ آپ کلفٹن ہوٹل میں مقیم ہیں میں شیرانوالہ گیٹ سے نمازعشاء کے بعد گیا اور سیدھا تارگھر گیا وہاں سے کراچی کو تار دینا تھا۔ پھر وہاں سے کوئی رکشہ نہیں ملا پیدل لاہور ہوٹل کے قریب فتح محمد روڈ آیا خیال کیا کہ اب آپ لوگ آرام میں ہوں گے۔ اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو ضرور حاضر ہوتا۔ میں عجیب مشکلات میں پھنس گیا تھا۔ کراچی سے جدہ کو واپسی کا ٹکٹ ہم نے ۲۵ راگست کیلئے کنفرم کیا تھا اور ادھر اکوڑہ آکر دیگر کاموں میں مصروف رہا۔ لاہور گیا تو بے پناہ ہجوم۔ مختلف سفارشات سے ۲۴ کو کراچی کیلئے جگہ ملی ان اعذار کیوجہ سے آپکے ساتھ زیادہ ملاقات کا شرف نصیب نہیں ہوا۔ آپکی ان شکایات کے تلافی کیلئے میں نے دعاؤں میں آپکو اور محترم قاری سعیدالرحمان صاحب اور دیگر دوستوں کو یاد کیا ہے یہ خط مسجد نبوی شریف سے لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے امسال اعتکاف کی سعادت بخشی اللہ تعالیٰ آپ دوستوں کو بھی حرمین شریفین کی زیارت سے بار بار متمتع فرمادے اور ان عشرۂ اخیرہ میں مجھے اور آپ احباب اور جملہ متعلقین واہل اسلام کو عتق من النار نصیب فرمادے۔ اور صالحات کی توفیق بخشے۔ امید ہے بھائی شفیق صاحب بعافیت ہوں گے اللہ تعالیٰ اسکو بھی یہاں کے مشاہد کی دید سے نوازے۔ صابر اینڈ کمپنی بعافیت ہیں حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں تسلیمات مسنونہ عرض ہیں۔ والسلام دعا جو ودعا گو شیر علی شاہ کان اللہ لہ

از نبوی مدینہ طیبہ ۲۹ ررمضان ۱۳۹۶ھ

---

## مولانا محمد فیاض سواتی مدرس دارالعلوم حقانیہ اور ہمشیرہ کی وفات

صاحب الفاضل محترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ومحترم مولانا انوارالحق صاحب، بارک اللہ فی اعمارکم وجھودکم للدین، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا مکتوب سامی اطمینان وسکون قلبی کا باعث ہوا۔ رب العالمین آپ حضرات کو ان مخلصانہ ہمدردیوں کا صلہ دنیا وعقبیٰ میں نصیب فرمادے اور جملہ آلام وآفات سے محفوظ رکھے۔ قدرت کی طرف سے یکے بعد دیگرے صدمات یقیناً ناقابل برداشت قلق ورنج کے باعث ہیں۔ لیکن قضاوقدر کے فیصلوں پر رضامندی کے سوا اور کوئی چارہ نفع رساں نہیں ہم سب اللہ جل جلالہ کی ملکیت ہیں اور اسکے ہر حکم پر صابر وراضی ہیں۔

## مرحوم میاں مولانا محمد فیاض صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مرحومہ ہمشیرہ رحمۃ اللہ علیہا

اللہ تعالیٰ مرحوم میاں مولانا محمد فیاض صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مرحومہ ہمشیرہ رحمۃ اللہ علیہا کے ارواح مقدسہ پر اپنی رحمتیں نازل فرمادے اور انکے یتیم بچوں کو حفظ قرآن اور علوم دینیہ کی نعمت سے نوازے تاکہ والدین کے حق میں باقیات الصالحات ثابت ہوسکیں آپ احباب نے جو مشورہ ہمیں اطلاع نہ دینے کے بارہ میں فرمایا تھا

بہت درست اور قلبی ہمدردیوں پر مبنی تھا لیکن ایک دن یہ جان گداز خبر ہمارے قلوب کو ہلا دینے والی تھی تو مدینہ منورہ کے مبارک ماحول میں سننے سے قدرتی طور پر کچھ صبر وتحمل کی قوت غیب سے نصیب ہوئی۔ اور ہمشیرہ مرحومہ کیلئے دعائیں مسجد نبوی شریف کے نوارنی ماحول میں کررہے ہیں ہمارے امتحانات انشاء اللہ العزیز ۲۷ جمادی الاخریٰ کو شروع ہوں گے۔ اور تقریباً ۱۰ر رجب تک فراغت ہو جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچوں سمیت اپنے وطن آنیکا پروگرام ہے۔ ویسے مدینہ منورہ کے پرسکون زندگی سے بچوں کو نکالنا مشکل ہے۔ اور بچے بھی پریشان ہیں لیکن والدین کرام کی خدمت جو سب سے اہم اور فرض اول ہے نیز یتیم بچوں کی پرورش۔ اسلئے بادل نخواستہ بچوں کے لیجانے کا ارادہ ہے اگر بچوں کی قسمت میں ہوا تو پھر اللہ تعالیٰ کوئی صورت بنا دیگا

## بھٹو کے اعدام کا فیصلہ:

سفاک عصر حاضر کے اعدام سے سب لوگوں کی مسرت ہوئی، اللہ کرے کہ یہ فیصلہ شرمندۂ تعبیر ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے حوار یین کو بھی صفت اعدام سے متصف بنا دے۔ محترم ومکرم حضرت مولانا محمد اشرف صاحب مدظلہ امید ہے واپس اپنے وطن مالوف پہنچ گئے ہوں گے صابر علی شاہ صاحب آپ تمام کو تسلیمات کہہ رہا ہے بندہ کی طرف سے حضرت قبلہ مخدومی شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں مؤدبانہ تسلیمات عرض ہیں اور دعاؤں کی درخواست ہے۔ رب العزت حضرت دامت توجہاتہم کی سرپرستی کو تادیر قائم رکھے اور صحت تامہ کاملہ سے نوازے۔ مکرم محترم ناظم صاحب اور مولانا گل رحمان صاحب اور محترم برادرم شفیق صاحب دیگر احباب کو تسلیمات عرض ہیں۔

والسلام: شیر علی شاہ (المدینۃ المنورہ ۱۳۹۸ھ، ۸ر ربیع الثانی)

---

## مولانا کی والدہ مرحومہ کی وفات حرم مدینہ میں دعائیں

محترم ومکرم برادرم مولانا سمیع الحق صاحب بارک اللہ فی حیاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا والا نامہ ملا۔ اظہار تعزیت وہمدردی کا سپاس گزار ہوں رب العالمین آپ حضرات کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمادے۔ اور والدین کرام کے توجہات ودعوات سے تادیر شرف سرفرازی بخشے۔

## والدہ مرحومہ نور اللہ قبرھا کی وفات سے اب تک دل ودماغ ماؤف ہیں

والدہ مرحومہ نور اللہ قبرھا کی وفات سے اب تک دل ودماغ ماؤف ہیں، قضاوقدر کے سامنے بجز تسلیم وانقیاد کے اور کوئی چارہ کارگر نہیں۔ آخری دیدار اور خدمات سے محرومی بہت بڑا صدمہ ہے دل کو یہی تسلی دیتا ہوں کے سفر میں وہ مجھے دن رات دعائیں فرماتی تھیں اور حضر میں شاید انکی خدمات میں کوتاہیوں سے انکی ناراضگی ہوتی الحمدللہ

ثم الحمدللہ کہ اس روسیاہ سے وہ راضی تھی اور امجد کی والدہ نے اسکی خدمت میں کوئی کوتاہی نہیں کی یہاں مسجد نبوی شریف میں تمام ساتھیوں نے قرآن مجید کا ختم بعداز نماز جمعہ کر کے ان کی روح پاک پر ایصال ثواب کیا۔ اوراب تک بعض ساتھی ان کی روح پر ایصال ثواب کیلئے پارہ دو پڑھ کر دعائیں فرماتے ہیں مخدومی حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی صحت کیلئے بھی تمام ساتھیوں نے ملکر مسجد نبوی شریف میں دعائیں کیں اللہ تعالیٰ ان کے اپریشن کو کامیاب فرما کر ملک وملت کی سرپرستی اور رہنمائی کیلئے ان کے سایہ شفقت کو تادیر قائم ودائم رکھے۔ محترم مولانا محمد اشرف صاحب سے علوم شرعیہ میں ملاقات ہوئی بدقسمتی سے ان دنوں میں یہ ناچیز بیمار تھا بعد میں پتہ چلا کہ وہ تشریف لے گئے ہیں۔

## پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ پر مبارکباد

پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ پر آپکو اور حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم اور تمام مشائخ کرام کو صد مبارک باد عرض ہے۔ یہ درحقیقت ان بوریانشینوں کے حق گوئی اور مسلسل جہاد کا ثمرہ ہے۔ محترم انوارالحق صاحب اور برادرم محمد شفیق صاحب کو تسلیمات عرض ہیں۔

والسلام شیر علی شاہ، (مدینۃ منورہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ)

---

## شام کا دورہ: دمشق، حلب، حمص وغیرہ کے مخطوطات اور مشاہد وآثار

محترم ومکرم برادرم مولانا سمیع الحق صاحب زادہ اللہ تعالیٰ شرفاً وعزاً، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے کہ آپ تمام حضرات بعافیت ہوں۔ جامعہ اسلامیہ کے مصارف پر ہم سولہ طلبہ جامعہ اسلامیہ کے لائبریرین کے نگرانی میں ۷ ربیع الثانی کو مدینہ منورہ سے دمشق آئے ہیں یہ رحلہ مخطوطات اور قدیم کتب خانوں اسلامی تاریخی مشاہد کے معائنہ کیلئے ہے جب دمشق پہنچے تو رات کو خواب میں حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم وتوجہاتہم میں نہایت ہی اچھی حالات میں دیکھا، خیال تھا کہ صبح کو آپکو ایک خط لکھوں لیکن صبح سویرے ہی ہم دمشق کے مکتبات ومساجد اور قلعہ وغیرہ دیکھنے کیلئے نکلے پھر حمص، حماۃ حلب کے مشاہد دیکھنے کیلئے گئے چاردن حلب ہی میں رہے وہاں کے عظیم کتب خانہ میں مخطوطات دیکھے جو ساڑھے پانچ ہزار سے زیادہ ہیں مشہور قلعہ دیکھا جو تمام دنیا میں درجہ ثانیہ پر ہے پھر وہاں سے لاذقیہ گئے جو بحرابیض متوسط کے کنارے ہے۔ وہاں سے طرطوس گئے جب واپس دمشق پہنچے تو آپ کو خواب میں دیکھا یہ خط اسلئے لکھ رہا ہوں کہ آپ اپنے احوال اور حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی صحت سے مطلع فرما کر ممنون فرمادیں اس روسیاہ نے ہر مقام میں حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی صحت کیلئے دعائیں کی ہیں۔ آپ تمام دوستوں کو دعاؤں میں یاد کیا ہے۔ اور امید ہے کہ

آپ بھی دعاؤں میں یاد فرمایں گے کاش آپ اس سفر میں ساتھ ہوتے تو سفر زیادہ فائدہ خیز ہوتا، شام کا علاقہ عجیب علاقہ ہے الحمدللہ نوجوانوں میں دینی جذبات موجود ہیں یہاں کے مشائخ اسلامی روایات کی ترویج واحیاء میں دن رات کوشاں ہیں فجزاھم اللہ تعالیٰ، اگر مدینہ منورہ میں فرصت ملی تو چار پانچ صفحات کا ایک مضمون سفرنامہ الحق کیلئے لکھدونگا۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتھم کی خدمت میں مؤدبانہ تسلیمات پیش فرما دیں اور دعاؤں کی درخواست پیش کریں۔ برادرم مولانا انوارالحق اور محترم ناظم صاحب اور محترم مولانا گل رحمان صاحب اور بھائی شفیق صاحب کو تسلیمات عرض ہیں۔ آپکے خط کا شدید انتظار رہیگا۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث دامت برکاتھم کی صحت سے اطلاع دیکر ممنون فرمادیں۔ ہم انشاء اللہ پیر کے دن (۲۱ ربیع الثانی) کو نماز ظہر کے بعد واپس مدینہ منورہ جائیں گے۔ پتہ یہ ہے: شیر علی شاہ

ص ب ۱۴۱۴، المدینہ منورہ

(الفندق الأموی دمشق، ۱۹/ربیع الثانی۱۳۹۹ھ )

---

## قومی اسمبلی اور سینیٹ کے انتخاب میں کامیابی پر مبارکباد

محترم المقام صدیقی الفاضل مولاناسمیع الحق صاحب أدام اللّٰہ لك المسرات وافاض علیك الخیرات والبرکات، السلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ، **مخدومنا المکرّم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت الطافہم کے مکتوب سامی سے آپکی کامیابی سے خوشخبری ملی، افراح ومسرات میں لامتناھی اضافہ ہوا۔**

فللہ الحمدولہ الشکر علی مزیداحسانہ، وبیدہ الامر کلہ فتقبّل منی أطیب التھانی الحارّة وأحلی الأمانی السارّة علی ھذہ السعادة المزدوجة والنجاح الباھر وماھذا الاقران السعدین وتتابع المجدین اذنجاح والدناالمقدیٰ سعادة شیخ الحدیث الموقرباغلبیة فائقة یمتلأنفوس الأبناء مسرورا ویمتلاء الوجوہ حبورا ونجاح اخینا بدون ایّ تزاحم ومباراة یرصع الحیاة بالأفراح ویعطر الخواطر بالانشراح۔

أطال اللّٰہ لکم البقاء مع اکمل الصحة واتم الھناء ابنی امجدعلی شاہ وجمیع الاصدقاء یقدمون الی فضیلتکم اخلص التھانی، تھنئاتی الی الوالدالحنون والشیخ الجلیل مدظلہ والی الأخ الاکرم انوارالحق المحترم والی جمیع الاخوة والزملاء والاخ محمدشفیق وحامد الحق وفضیلة الشیخ کلرحمن المحترم وفضیلة الشیخ عبدالقیوم حقانی المحترم والأخ غفران الدین۔

والسلام شیرعلی شاہ

المدینة المنورہ ۱٤۰٥ھ ۲۸ جمادی الثانیہ ،۱۹مارس ۱۹۸٥م

---

## مولانا تقی عثمانی سے ملاقات

محترم ومکرم برادرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب متعنی الله بلقائہٖ فی الحرمین الشریفین فی اقرب الزمن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مدت مدید کے بعد آپ سے مخاطب ہورہا ہوں روزانہ عبداللہ صاحب کیساتھ آپ کے تذکرے ہوتے ہیں اور اکثر آپ ہی موضوع سخن ہوتے ہیں مگر افسوس کہ مشاغل اور پریشانیوں کی وجہ سے آپکو خط نہ لکھ سکا۔

محترم تقی صاحب سے قونصلیہ میں ملاقات ہوئی تھی اس نے کہا کہ آج میرے ساتھ چلے جائیں میں نے کہا جب فارغ ہوجاؤں تو آپ کے ہاں حاضر ہونگا۔ آپکو بہت یاد کررہے تھے آپ کے ارسال کردہ رسائل خالد الحمدان کو دیدئے اور آپ کا اور رسالہ کا پورا تعارف کرایا وہ بہت خوش ہوئے اور الحق کا پتہ نوٹ کرکے کہنے لگے کہ ہم بھی اپنا لٹریچر انکو بھیجیں گے۔ آپ ایک خط یاددہانی اور شکریہ کا اپنی طرف سے بھیج دیں۔ اس سے سلسلہ ربط قائم رہیگا۔ کام کا آدمی ہے دعا کریں کہ وہاں حرمین شریفین میں آپ کے رسالہ کیلئے مؤثر خدمت کرسکوں اور رابطہ میں آپ کیلئے حضرت ندوی صاحب سے گزارش کرسکوں۔ یہاں مولانا بنوری صاحب کے چھوٹے اور آخری داماد کے بھائی کو رابطہ میں جگہ دیدی گئی ہے۔ ان لوگوں نے وہاں کے منافع سے پورا حصہ فراہم کرلیا ہے۔

والسلام شیر علی شاہ (از کراچی)

---

## مدینہ پہنچنے کی اطلاع

صاحب الفاضل والخطوط الطيبة الصديق المكرم سميع الحق المحترم حقق الله جميع امانيه المرضية،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس، آپ کا مودت نامہ دل ودماغ کے سکون وراحت کا ذریعہ ہوا الحمدللہ کہ شدید اشتیاق اور شدید انتظار کے بعد آپکے سطور موجب سرور بنے۔

احوال وکوائف سے تفصیلی اطلاع نصیب ہوئی۔ تدریسی ترقیات پر صد مبارکباد پیش کرتا ہوں آپکو علی الدوام دعاؤں میں یاد کیا کرتا ہوں اگرچہ جواب ترکی بہ ترکی کے بناء پر قلمی یاد میں تغافل وتکاسل سے کام لیا ہے پہلے بھی اور آج بھی بالخصوص صاحب الجبین الاحمر والخد الانور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحی وجسمی کے آستانہ یمن وبرکت میں بصد ادب واحترام آپ کا سلام وتحیہ پیش کردیا ہے اور بارگاہ ربانی میں دعائیں کیں کہ خداوند قدوس آپکو جملہ مقاصد دینیہ میں کامیابی بخشے اور اعمال صالحہ کی توفیق آپ اور ہم سیہ کاروں کو نصیب فرمادے کئی دنوں سے خواہش تھی کہ آپکو اپنے کوائف سے مطلع کروں مگر عدیم الفرصتی (کہیئے یا سستی طبع) کے بناء پر ابھی تک موقع

میسر نہیں آسکا۔آپ کے خط موصول ہونے کے بعد چونکہ میں ایک ہفتہ تک بیمار رہا اسلئے بروقت جواب نہ لکھ سکا۔آج طبیعت قدرے درست ہے،اسلئے آپ سے شرف تخاطب حاصل کررہا ہوں۔

## تطویل قیام مدینہ کیلئے فیل ہونے کو ترجیح

اسباق اگرچہ آسان ہیں تاہم ایک دودفعہ مطالعہ لازمی ہے یہاں اگرچہ تطویل مدت کیخاطر سعی نہ کرنا ہی بہتر ہے مگر دارالعلوم حقانیہ کے وقار کوملحوظ رکھتے ہوئے کچھ نہ کچھ مطالعہ لازمی ہے۔

## جامعہ کا بھاری نصاب

کتابیں حد سے زیادہ ہیں سیرت ابن ہشام مکمل،تفسیر علامہ شوکانی،سورۂ بقرہ وآل عمران۔

**تدریب الراوی نئے انداز میں**، اسماء الرجال، تخریج الاحادیث، انشاء، ادب العربی، هداية المجتهد، كتاب الجنائز، ادلة المذاهب الاربعة مع ترجيح ماهوالراجح بالادلة، وبيان سبب الاختلاف، اصول الفقه على نهج الشافعية، انگلش، سبل السلام مع ۔۔رجال الاسانيد، حفظ الخطب الماثورة من الخطباء الجاهلين والخطباء الاسلاميين، والمفاخر والرثاء وتقابل قصائد الجا هلين،عقائد الاسلاميين، اور بھی مختلف مضامین ہیں نیز سورہ بقرہ کا حفظ بھی شامل ہے۔اس میں شک نہیں کہ یادکرنا بچوں کا کام ہے لیکن مدرسین کیلئے حفظ کا معاملہ مشکل ہے،اسلئے ہم چند احباب تو اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر مطمئن ہیں اور بجائے ان مضامین کے یاد کرنے کے احادیث وتفاسیر اور سیرت وادب کے نادر ذخیروں سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔دس اساتذہ جوسنۃ عربی کیلئے پاکستان سے آئے ہیں۔ان کو درحقیقت ریاض یونیورسٹی کیلئے منتخب کیا گیا تھا مگر فضل ایزدی اور جذب باطنی نے ہمیں دارہجرت میں پہنچادیا۔ریاض میں وظیفہ اگرچہ چارسو ریال ہے اور ڈگری بھی مادی اعتبار سے ارفع ہے مگر ہمیں ڈگریوں سے کیا غرض۔

## کوچہ یار میں چند لمحات

کوچۂ یار میں حیاتِ مستعار کے چند لمحات بھی شاہان دنیا کے محلات میں سالہا سال رہنے سے بدرجہا بہتر ہیں۔چہ نسبت خاک را با عالم پاک

رب العزت نے عمر بھر کے تمناؤں کو پورا فرمایا،خدا خبر کہ قلب سوزیدہ نے کب خلوص ومحبت سے اپنے مہربان ورؤف پروردگار سے سوال کیا تھا جو اس نے اپنے شان کریمانہ سے قبول فرمایا۔اس سلسلہ میں میرا دل آپ کے مخلصانہ ہمدردیوں اور برادرانہ تلطفات کا رہین ہے اور یہاں کے سعادت اندوزیوں میں آپ برابر کے شریک ہیں۔خداوند قدوس آپکو بھی اپنے غیبی اسباب وذرائع سے حرمین شریفین میں بار بار کی حاضری نصیب فرمادے۔ پیارے بھائی!اگر میں دن رات رب السموات والارضین کے بارگاہ جلال میں سجدہائے شکر میں پڑا رہوں تو

یہاں کے ایک لمحہ کی نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا ایک غریب ومفلس بے بضاعت مدرس کو جس آسانی سے اس کے لامتناہی نوازشات نے یہاں تک رسائی بخشی۔

## مناسک حج کی ادائیگی

امسال حج بیت اللہ شریف کے مناسک کو جس سہولت سے ادا کرنیکی توفیق بخشی۔ بڑے بڑے متمول حضرات بھی اتنی آسانی سے فرائض سے سبکدوش نہیں ہوسکے جہاں بھی جاتے سہولت وآسانی ہوتی احباب ورفقاء تھے۔معمولی ایک بیگ بغل میں لئے ہوئے منیٰ مزدلفہ عرفات کے نورانی وتابانی فضاؤں میں پھرتے رہے۔ ریاض اگر جاتے تو وہاں ایک دومہینہ سے زیادہ ہم جیسے غیر مستقل اشخاص نہیں رہ سکتے۔ وہاں کا ماحول ہمارے موافق نہ تھا اگرچہ ہمارے بعض دوستوں نے درخواستیں بھی دی ہیں مگر میں نے انکی درخواستوں پر دستخط نہیں کئے۔ مدینہ منورہ سے جانا ناشکری کے مترادف ہے۔

## اشاعت الحق کی کوششیں

آپ کے الحق کیلئے امسال خدمت نہ کرسکا چونکہ پہلا سال ہے اہالیان مدینہ سے مکمل تعارف نہیں انشاء اللہ تعالیٰ اگر زندگی رہی تو آئندہ سال دارالعلوم حقانیہ اورالحق کیلئے مکمل وقت نکال کر کام کرونگا۔ آپ الحق کے رسالوں کا ایک بنڈل بھیج دیں جسکو میں اردودان طلبہ میں ایک ایک پرچہ مفت تقسیم کرادوں اس کے بعد ان لوگوں کا مستقل خریدار بنانا آسان کام ہے یہاں تمام رسالے والوں کے بنڈل موصول ہوتے ہیں افسوس ہے کہ رسالہ دو دو ماہ تاخیر سے موصول ہوتا ہے آپ کو مندرجہ ذیل چار پتے ارسال ہیں ان کے نام رسالہ جاری فرمادیں ان سے میں رقم وصول کرونگا۔آپ یہ بھی لکھ دیں کہ ایک رسالہ پر پاکستانی کتنا خرچہ آتا ہے تاکہ اسکے مطابق ان سے سالانہ چندہ وصول کیا جائے۔

☆ ڈاکٹر بہادر شاہ مختبر مستشفیٰ الملک مدینۃ منورہ ☆ محترم نورالحق ص ب ۱۵۵۸ الطائف

☆ مصطفےٰ حسن کیملپوری جامعہ اسلامیہ مدینہ ☆ محمد شفیع میانوالی کلیہ شریعہ جامعہ اسلامیہ مدینہ

آپکو ہارون کے مولانا محمد یوسف کے زریعہ دوٹائپ شدہ تقاریر حضرت درخواستی صاحب کے بھیجے ہیں ،شائع کرنے کیلئے میرا نام نہ لکھیں۔اسمیں کچھ مصلحت ہیں۔صرف یکے از مدرسین دارالعلوم کافی ہے۔

دیکھیں گے کہ تعطیلات میں انشاء اللہ تعالیٰ ملاقات نصیب ہوتی ہے یا نہیں، دمشق حلب وغیرہ کا شوق ہے نیز عقبہ بھی قریب ہے یا تو مدینہ منورہ میں رہ جاؤنگا کیونکہ رقم بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے اگر تعطیلات کے ریالات ملے تو پھر آنا آسان ہے کیا بعید ہے کہ مسجد اقصیٰ کے فضاؤں میں دوبارہ حاضری نصیب ہوجائے آپ کے رئیس مملکت

نے تو شاہان عرب کو توجہ دلائی ہے مکرم محترم قاری سعید الرحمان صاحب مدظلہ، کی خدمت میں خط لکھنے والا تھا مگر وہ رفیق صاحب نے چھین لیا۔ اور خود اس نے لکھنا شروع کیا۔ اسکو میرا اسلام عرض فرمادیں نیز محترم شفیق صاحب کو سلام اور اس کے ہمدردیوں کا شکریہ۔

بھائی الحاج محمد رفیق خیریت سے ہیں تسلیمات عرض کرتے ہیں، حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم اور محترم سلطان محمود صاحب وارا کین کرام و مولانا انوار الحق صاحب و صابر علی شاہ کو تسلیمات عرض ہیں۔

من المدینۃ المنورہ

---

## مولانا درخواستی کے درسی ٹیپ کی ترسیل

محترم ومکرم برادرم مولانا سمیع الحق صاحب زیدت مکارکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے آپ خیریت سے ہونگے معلوم ہوا ہے کہ آپ کراچی تشریف لائے تھے اگر ہمت کرتے تو بحری جہاز سے بہت آسانی سے عمرہ کی سعادت سے لطف اندوز ہوسکتے تھے خدا کرے کہ اس قسم کے مواقع میسر فرمادیں۔

## مولانا درخواستی کا درس وتقریر سے گریز

حضرت الشیخ مولانا عبداللہ صاحب ،درخواستی صاحب عمرہ کیلئے تشریف لائے تھے ان کو ہم نے جامعہ اسلامیہ میں تقریر کرنیکی دعوت دی تھی مگر انہوں نے انکار کیا اور کہا میں ایک دن کیلئے آیا ہوں پھر ہم نے اسے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں درس دینے کا کہا بہت انکار کیا پھر ہم نے کہا حضرت ہم نے دعائیں کر کے آپکو خدا سے مانگا ہے پھر انہوں نے وعدہ کیا کہ عصر کے بعد صرف دس احوال بیان کرونگا ،جامعہ کے کثیر طلبہ اور حجاج وعمار کے کافی لوگ شریک ہوئے۔ تین دن مسلسل درس رہا جو میں نے ٹائپ کر کے حضرت شیخ الحدیث صاحب غور غشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے مولانا محمد حسن صاحب کے ذریعہ بھیج رہا ہوں۔

شیر علی شاہ کان اللہ لہ

---

## والدین کرام کے سفر حرمین کیلئے اعانت کی خواہش

محترم ومکرم مولانا سمیع الحق زیدت مکارمکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ راولپنڈی میں ہیں اسلئے آپ کو اکوڑہ کے پتہ پر مستقلا خط نہیں لکھا، مختصر الفاظ میں آپ سے ملتمس ہوں کہ والد صاحب نے تین کنال زمین

۱۹۰۰۰ پر فروخت کردی ہے آج سردار علیشاہ کا خط آیا ہے اگر انکا پاسپورٹ بن گیا ہو جو میں نے آتے وقت احسان اللہ کے حوالے کیا تھا اور فیس وغیرہ سب کچھ حوالے کیا تھا تو اگر ان کے ہوائی جہاز کے ٹکٹ کا انتظام ہو سکے تو ازراہ کرم آپ دونوں اس معاملہ میں سردار علی شاہ کی اعانت فرمادیں وہ اس راہ کے اصول وضوابط سے ناواقف ہے۔ وقت بہت کم ہے اس لئے آپ حضرات کی توجہ ضروری ہے

میں نے سردار علیشاہ کو خط لکھ دیا ہے اگر والدین کرام راضی ہوں اور ان دنوں میں پابہ رکاب ہوں اور ٹکٹ ملنے کا امکان ہوتو پھر آپ اپنے اثر ورسوخ سے کام لیکر اس حقیر کو شکریہ کا موقع دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دارین کی سعادتوں سے سرفرازی بخشے، محترم شفیق صاحب کو بہت بہت دعا وسلام۔

محترم مولانا محمد انعام کریم صاحب مولانا عبدالحق صاحب اور محترم مولانا لطف اللہ صاحب تسلیمات عرض کررہے ہیں، کل مولانا انعام کریم صاحب سے ملا آپ کے اور دارالعلوم کے احوال سنائے اس دفعہ غالباً عبدالصمد صاحب ٹوبیکو والے حج پر آرہے ہیں میں نے اسکو کہا ہے کہ وہ دارالعلوم کی اعانت بہت کم مقدار میں کررہے ہیں، فرمایا کہ جب آئے تو آپ مجھے یاد دلائیں تاکہ اسکو دارالعلوم میں ہاسٹل کی تکمیل کی طرف توجہ دیدوں۔

## شیخ بن باز کو الحق کے مضامین پر بھڑکانے کی کوشش

یہاں بالکل خیریت ہے ہاں بات یاد آئی یہاں کے ایک غیر مقلد طالب نے جو میجر اسلم کے نام سے مشہور ہے شیخ بن باز کو الحق کا پرچہ دکھا دیا تھا اور کہا کہ اسمیں اس قسم کے مضامین ہوتے ہیں غالبا کوئی مضمون ایسا ہوگا جسمیں یہ لکھا تھا کہ فلاں نے سلام پیش کیا اور روضہ مطہرہ سے جواب ملا وعلیک السلام یا ولدی، بہرحال اس نے خباثت کی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ رسالہ اس ملک میں بند ہوجائے لیکن الحق یعلو ولا یعلیٰ علیہ، صرف آپکو اطلاعاً لکھ دیا ہے ابھی تک مجھ سے اس بارہ میں جواب طلبی نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ فتنوں سے محفوظ فرمادے۔ سب کو تسلیمات عرض ہیں۔ شیر علی شاہ

۱۳رشوال از مدینہ طیبہ

---

## جامعۃ اسلامیہ مدنیہ میں مولانا مفتی محمود کا خطاب الحق میں اشاعت حقانیہ کیلئے فتاویٰ ابن تیمیہ وغیرہ قیمتی کتابیں

أخی السمیع المحترم! تحیة طیبة عاطرة من فوحات المدنیة المنورة، وبعد فهذه عدة صفحات محتویة علی خطاب الشیخ المفتی المؤقرالذی القاه فی رحاب الجامعة الاسلامیة فی حفلة الطلبة الق انعقدت

فی قدومهم المیمون الی الجامعة مع بروفیسر غفوراحمد بعد دعوة الطلبة ایاهما واکثر طلبة الجامعة یحبون ان تشیع هذه الخطابات الموقرة فی مجلة"الحق" وأنت حسب المصالح المطبعیه ونظراً الی الدول الخارجیة مختار فی النحت وحذف هذا ،وکنت منتظرا لقدومك فی هذه السنة الی الحرمین الشریفین۔ فعلیك ان تتهیأنفسکم للعمرة ۔ وانی دائمااسال الله الکریم ان یوفقك للاعمال الطیبة تحیاتی الی القاری سعید الرحمن والاخ شفیق وسائرالزملاء ۔وانی ارسلت بایدی الحجاج نسخة من مجموعة الفتاوی لشیخ السلام ابن تیمیه محتویة علی٣٤ جلداً ونسخة من دررالسنیة محتویة علی١٢ جلدا ونسخة من کتاب عقیدة الطحاوی۔ وهذه الکتب منتهامن الشیخ ابراهیم مدیر التوعیة الاسلامیة بالمکة المکرمة وانه وعدنی بارسال کتب اخری تحیاتی الی الشیخ المؤقرادام الله ظلهم۔

والسلام شیرعلی شاه

واخیراًالتمس منك ان لا تکتب اسمی ابداً ولوکتبت "احدمن زائری الحرم" فیکفی

**از مدینہ منورہ**

---

## الحاق جامعہ اسلامیہ اور مدینہ پہنچنے کے بعد تاثرات

صدیقی الکریم واخی الفاضل مولاناسمیع الحق المحترم اثلج الله فواده بمسرّات الدارین، تحیةً محفوفةً بفوحات المدینة المنورة،مزاج اقدس

الحاق جامعہ اسلامیہ کے سلسلے میں مختلف ادوار وطبقات سے گزرنے کے بعد آنجناب سے مخاطب ہورہاہوں آپکا تصور اور دعاؤں میں یادکرنا ہروقت شامل حال رہا۔ بیت اللہ شریف کے نورانی آغوش میں اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ تقدس میں جب بھی حاضری کی سعادت میسرہوتی ہے، آپ حضرات کیلئے دعائیں کرتارہتاہوں آپ ہی کے مخلصانہ ہمدردیوں کے بدولت خداوندقدوس نے فضائے مدینہ منورہ سے محظوظ ہونیکی سرفرازی عطافرمائی ہے دارالعلوم حقانیہ کی خدمت اور حضرت الشیخ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کے دعوات صالحہ کا نتیجہ ہے کہ یہ سیہ کار، مجسمہ عصیان گنبد خضراء کی دید سے دیدۂ قلب وجگر کومنور کررہاہے۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں ایک خط بدست مولاناسیدعبداللہ شاہ ساحب خلیفہ مجازحضرت الشیخ عباسی رحمۃ اللہ علیہ ارسال کرچکاہوں حضرت قبلہ کی صحت کیلئے روزانہ مواجہ شریف کے طیب وطاہر بقعہ میں دعائیں کرتارہتاہوں اور باالتزام حضرت مدظلہ اورآپ تمام احباب فرداً فرداً کے تسلیمات وتحیات کوشفیع المذنبین نبی الرحمۃ ورسولہ السلامۃ کے بارگاہ یمن وسعادت میں پیش کرتارہتاہوں انشاءاللہ العزیز''دارالعلوم حقانیہ'' کیلئے اس ادنیٰ ترین خادم کا قیام حرمین

شریفین میں ایک ادنیٰ نمائندہ کی حیثیت سے مفید رہیگا اللہ تعالیٰ توفیق خاص بخشے کہ سفر وحضر میں اپنے مادر علمی کی خدمت کا شرف میسر ہوتا رہے حضرت مدظلہ کے توجہات اور دعوات کے بدولت جامعہ اسلامیہ کے مشائخ وعلماء پوری شفقت فرماتے ہیں

## جامعہ کا ماحول شیخ بن باز کے طلبہ کو نصائح

بحمد اللہ جامعہ کا ماحول دینی اعتبار سے انتہائی خوشگوار ہے، جامعہ کے ایک ہزار سے زائد طلبہ جملہ نمازوں میں حاضر رہتے ہیں تمام رات قرآن مجید کی تلاوت کی آوازیں چاروں جوانب سے سنائی دیتے ہیں۔ حضرت الشیخ عبدالعزیز بن باز مدظلہ گاہے گاہے نماز ظہر کے بعد طلبہ کو تقویٰ وورع، التزام بالسنّت پروعظ فرماتے رہتے ہیں۔ داڑھی کی اہمیت، ''دخان'' کی ممانعت اور نمازوں کو بالجماعت سے ادائیگی پر انہوں کافی زور دیا ہے اور کہا کہ اگر کوئی ''استاذ'' یا موظف یا طالب خلاف ورزی کریگا تو وہ قابل عتاب ہوگا درحقیقت رئیس محترم کا وجود نعمت عظیمہ ہے۔ اساتذہ کرام بھی شفقت واخلاق کے نمونے ہیں، ان لوگوں میں تعصب نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے قول کو سب سے اول بیان کرتے ہیں، ہر امام کے دلائل کو بیان کرنے کے بعد اپنی رائے دیتے ہیں کہ فلاں مذہب از روئے دلائل ارجح واقویٰ ہے۔

عصر سے عشاء تک مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے، مدینہ کے وادیوں، پہاڑوں، باغات میں کافی گھومتا رہتا ہوں، کتب خانہ میں کتب حدیث کا ازسرنو مطالعہ شروع کر دیا ہے درحقیقت قصہء زمین برسرزمین کے اعتبار سے حدیث وتفسیرات کا مطالعہ مدینہ منورہ بہت لطف اندوز رہتا ہے مخدومی حضرت مولانا اسعد صاحب مدنی دامت برکاتہم اعتکاف کرنے کے بعد شوال کے اوائل میں دیوبند چلے گئے ہیں حضرت مولانا ارشد صاحب مدنی ابھی تک مدینہ منورہ میں مقیم ہیں اور تین چار دن کے بعد عازم وطن ہوں گے آپکو تسلیمات پیش کررہے ہیں حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کے احوال صحت اور دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں استفسار کیا اور فرمایا کہ میرا سلام ان حضرات کو خط کے ذریعہ بھیج دیجئے۔ حضرت مولانا محمد انعام کریم صاحب کو آپکا والا نامہ دیا بہت خوش ہوئے احوال وکوائف دریافت کئے ان کے ہاں الحق کا پرچہ باصرہ نوازی کا ذریعہ ہوا۔

## الحق کی علماء ومشائخ مدینہ میں مقبولیت

الحمدللہ الحق مدینہ منورہ کے ممتاز علماء ومشائخ کے ہاں پہونچتا رہتا ہے محترم شیخ اسماعیل صاحب اور محترم قاری عباس صاحب محترم مولانا عبدالحق العباسی اور دیگر مقامات میں الحق کے رسالے نظر آئے جن سے حجاج ومعتمرین بھی محظوظ رہے ہیں انشاء اللہ العزیز بعض مشاغل جو درپیش ہیں ان سے فراغت کے بعد الحق کیلئے بالالتزام

کوئی نہ کوئی مضمون بھیجتا رہونگا۔ قلبی خواہش یہ ہے کہ مدینہ منورہ کے احوالہ طیبہ سے مضمون شروع کروں۔ اکثر احباب ہندوپاکستان آپ کے بارے میں پوچھتے رہتے ہیں یہاں محترم مولانا منظور نعمانی صاحبؒ کے صاحبزادے خلیل الرحمان سجاد ہمارے رفیق درس ہیں آپکو سلام کہہ رہے ہیں یہاں ۸۴ ممالک کے تقریبا پندرہ سو طلبہ زیر درس ہیں مجمع الخلائق یاحدیقة الافاسی میں رہنا ایک مستقل علم ہے میرے ساتھ کمرہ میں مصری، انڈونیسی، الجزائری طلبہ ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب بہت کمزور ہیں بعد از نماز عصر مدرسہ علوم شرعیہ میں ان کا حلقہ ذکر ودعا ہوتا ہے نیز حضرت مولانا عبدالحق صاحب عباسی کے مجالس رشد وہدایت میں بھی کبھی کبھی بیٹھنے کی سعادت میسر ہوتی ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے بقاء واستحکام کیلئے مخلصانہ دعائیں دیتے رہتے ہیں۔

والسلام شیر علی شاہ کان اللہ لہ

باسم جلّ جلاله، من بلدة الرسول صلى الله عليه وسلم

---

## شیخ الحدیثؒ اور ناچیز کی گرفتاری کی خبریں مولانا ابوالحسن ندوی کی تشویش اکابر مدینہ کی دعائیں

أخي الفاضل محترم مولانا انوارلحق صاحب بارك الله في علومهٖ و اعماله

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مزاج اقدس! کل شام حضرت الشیخ مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے دارالعلوم حقانیہ کے احوال وغیرہ دریافت کئے اور حضرت الشیخ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم اور برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی صحت کے بارے میں پوچھا۔ میں نے سب احوال دارالعلوم کے اور انکی خیریت کے بارے میں بیان کئے۔ اور تفصیلی گفتگو ہوئی۔ بعد میں انہوں نے فرمایا کہ مجھے بعض دوستوں نے کہا ہے کہ مولانا سمیع الحق صاحب اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ اخبار میں تو صرف حضرت درخواستی صاحب مدظلہ کی گرفتاری کا خبر دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں کو گرفتار کرنے کی اطلاع ہے۔ اس بات سے انتہائی رنج وغم لاحق ہوا ہے۔ از راہ کرم آپ اپنی اولین فرصت میں خود یا کسی سے تفصیلی حالات لکھ کر مطلع فرما دیں۔ پہلے حضرت درخواستی صاحب کی گرفتاری سے انتہائی صدمہ ہوا تھا۔ اب جبکہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے بارے میں معلوم ہوا تو قلبی پریشانیوں میں مبتلاء ہوگیا ہوں۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب عباسی کے پاس گیا تاکہ ختم کے بعد ان اکابرین کرام کے لئے دعائیں فرما دیں۔ چنانچہ ان کو بھی بتلا دیا اور انہوں نے ختم کے بعد انتہائی لجاجت سے دعائیں کیں اور رنج وغم کا اظہار فرمایا۔ مسجد نبویؐ میں جاکر بارگاہِ الٰہی میں دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ ان اکابرین کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اعداء و ماکرین کے مکر وفریب سے محفوظ فرما دے اور دارالعلوم حقانیہ کے بقاء واستحکام کے ذرائع غیب سے مہیا فرما دے۔ اور ان بزرگوں کو بہت جلد با عزت رہائی

نصیب فرمادے۔ازراہِ کرم اپنی اولین فرصت میں احوال سے مطلع فرمادیں تاکہ اطمینان نصیب ہوجائے نیز یہ بھی لکھ دیں کہ ان حضرات کو کس جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔جیل کا پتہ بھی انکا دینا تاکہ انکو خط لکھ سکوں یہاں مدینہ منورہ کے اکثر اکابر اور بزرگ ہستیوں کو دعا کے بارے میں کہہ دیا ہے۔حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب دامت برکاتہم محترم قاری فتح محمد صاحب کراچی والے۔محترم قاری عباس صاحب اور محترم حضرت العلامہ طرازی صاحب اور دیگر بزرگوں سے دعاؤں کی درخواست کی ہے۔سب اکابر واہل دل دست بدعا ہیں ۔اللہ تعالیٰ علماء کرام کو جملہ شرور اہل فتن سے نجات عطا فرمادے۔

---

## جیل سے خط الیکشن ۷۰ء میں گرفتاری انتخابی مہم سے محروم ہوجانے کا صدمہ

صدیق مکرم برادر محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وفقہ اللہ تعالیٰ وایدہ بنصرہ العزیز۔رات قبیل صلوٰۃ العشاء، بواب السجن آپ کا رقیم والا دیا۔آپکا نام دیکھتے ہی بے اختیار یہ شعر یاد آیا۔

تحن الی جبال مکة ناقتی
ومن دونهاابواب صنعاء مؤصده

اور معمولی تصرف کرے تو

یحن فوادی للسميع ورفقه
ومن دونهم ابواب سجن موصده

زیادہ موزون ہے آپ نے اپنی مصروفیتوں اور بے پناہ ذمہ داریوں کا ذکر کیا ہے۔ یقیناً آپ حضرات حق بجانب ہیں آپ نے بقول مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ مجھے آرام کرنے والوں میں محسوب کیا ہے۔آپکے اس حسن ظن کا بہت بہت شکریہ۔

پیارے بھائی صاحب ، جیل کی یہ زندگی اس اعتبار سے کہ ایک حق کلمہ کے پاداش میں اسیر ہوں مجھے بالراس والعین منظور ہے مگر جب اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتا ہوں تو ایک ایک لمحہ بمشکل گزرتا ہے ایک بھائی کیلئے یہ کتنی مصیبت ہے کہ اس کے بھائی تو میدان کارزار میں برسرپیکار ہوں اور وہ اعداء کے نرغہ میں مقطوع الیدین والرجلین ہو۔کتنی خوشی کی بات ہوتی کہ دورۂ مراٹی کی طرح تینوں دوست اکٹھے دورہ میں مصروف ہوتے اور دن رات جلسوں میں مصروف ومنہمک۔رضائے مولی ازھمہ اولیٰ کے پیش نظر صبر وتسلیم۔

## قیدیوں سے جیل سے جمعیۃ کو ووٹ دلائیں

مختلف جیلوں میں لاکھوں کی تعداد میں قیدی ہیں ان کیلئے خاص فارم ہیں جو غالبا ۲۵ تاریخ سے قبل پر

کرلینی چاہئیں جیل والے اکثر شریعت کے حق میں ہیں اور جمعیت علماء اسلام سے متاثر ہیں۔ اس سلسلہ میں مقامی جمعیت والے سنٹرل جیلوں یا جوڈیشنل جیلوں کی قیدیوں کے فارم پُر کرنے کے مسئلہ پر غور کریں اور معلومات حاصل کریں شاید میں بھی جیل ہی سے ووٹ بذریعہ ڈاک ارسال کروں کیونکہ حالات ایسے معلوم ہورہے ہیں جیل والوں کو قرآن مجید کا ترجمہ اور ضروری مسائل کی تبلیغ جاری ہے۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی خدمت اقدس میں تعلیمات مسنونہ عرض ہیں اور دعاؤں کی درخواست پیش ہے۔ تمام اراکین کرام، اور احباب جمعیت کو تسلیمات عرض فرمادیں۔ محترم قاضی صاحب کے نام ایک عریضہ بدست اشفاق صاحب ارسال کیا ہے شاید ملا ہوگا آپ حضرات کے دوروں سے روزانہ اطلاع ملتی ہے الحمدللہ کہ جمعیت ہر جگہ روبترقی ہے اورالحاج تاج محمد خان صاحب کی شمولیت سے تقویت مل گئی ہے الحاج حبیب الرحمان صاحب کو منتخب نہ کرنے پر مجھے کافی صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اب عبید خان صاحب کا انتخاب باعث ترقی ہو۔ بھائی جان اگر آپ کو جیل کی راحت افزا ماحول میں رہنا مرغوب ہو تو جب مردان میں میری پیشی ہو تو وہاں تبادلہ کرلیں گے۔ میں جلسوں اور جمعیت کے پروگراموں میں دن رات مصروفیت کو اس ذلت آمیز ماحول سے بدرجہا بہتر سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو محفوظ رکھے جیل میں آنے سے فائدہ کیا بجز کام سے۔

---

## حافظ راشد الحق کو طالبان کی تائید پر خراج تحسین

عزیزم مولانا حافظ راشد الحق صاحب جعله الله من المرشدين المهديين والعلماء الر بانين۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ آپ بمعہ جمیع اہل بیت، اکابر واصاغر واحباب کے بخیر وعافیت ہونگے۔ مؤقر ماہنامہ ''الحق'' بابت محرم ۱۴۱۷ھ مولانا جلال الدین حقانی کے ہاں نظر سے گزرا۔ اسمیں آپ کے نقش آغاز ''افغانستان میں مصالحانہ کوششیں یا مکروہ سازشیں'' کے عنوان سے دل ودماغ معطر ہوئے جزاك الله من خزائن الطا فه ونعمه احسن مايجازى بهٖ عباد ه الغيو رين اصحاب الشها مة الا يمانية الذين لا يخافون لومةلا ئم ولا بطشة حاكم !ماشاالله لا حو ل ولاقوةالا بالله ایمانی جرات پاکیزہ احساسات، ادبی متانت کا ترجمان ''اداریہ'' ظروف راھنہ کے پیش نظر تیر بھدف قلندرانہ نوٹس ہے۔ جو ہزار ستائش وسپاس کا مستحق ہے۔

رب الجزاء جل جلالہ آپکو اس بے باک، بے لاگ حق گوئی، حق شناسی کا عظیم صلہ دارین میں عطا فرماوے اور آپکے اس حق پسندانہ تحریر میں مزید کشش و جاذبیت ودیعت فرمادے آج چار دانگ عالم میں تمام

مغربی، مشرقی میڈیا اس اسلامی قافلہ کے خلاف دن رات ناپاک زہریلے پروپیگنڈوں میں مصروف ہے اور بدقسمتی سے ہمارے طبقہ کے بعض سنجیدہ علماء کا بھی ابھی تک شرح صدر نہیں ہوا اور تاحال ان بے چاروں کو ملحدین کے بے بنیاد شوشوں نے اتنا متاثر کر دیا ہے کہ طلبہ کے حق میں ایک حرف کہنے کے روادار نہیں ہیں۔اور بعض بے چاروں کو تو ربانی تحائف وہدایا نے صم بکم کر دیا ہے، فالی اللہ المشتکیٰ

لمثل هذا يذوب القلب عن
ان كان فى القلب ايمانا واسلام

دعا گو ودعا جو

سید شیر علی شاہ

(سابق مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) جولائی ۱۹۹۶ء

---

## عہد طالب علمی ،ظریفانہ شوخی اور محبت کا اظہار

یہ خط دراصل ابتداء میں رکھنے کا تھا مگر طالب علمانہ ظرافت آمیزی اور شوخی سے بھرپور اس عہد کو ماضی کے طاق نسیان کے حوالہ کر دینے کی رائے بدل گئی اور اسے مجبوراً آخر میں شامل کیا جا رہا ہے......(مولانا سمیع الحق)

محترمی ومکرمی برادرم سلالۃ الکرام پیارے دوست حضرت مولانا سمیع الحق صاحب

ع سرِ تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج شریف......

سلامی چو اخلاق تو مشکبو
سلامی چو الفاظ تومشکبار

گرامی قدر والا نامہ موجب صد مسرت ہوا باوجود یہ کہ نامۂ سعیدہ شکوہ شکایات سے معمور تھا مگر خدا کی قسم وہ تمام تیر ونشتر کے کلمات نے میرے درد بھرے دل میں الفت ومحبت کے خاموش سمندر کو ابھرایا۔ برادر عزیز آپ جو بھی فرما دیں صحیح ہے۔بے ادبی معاف آتے وقت دو دفعہ دولت کدہ پر حاضر ہوا مگر دونوں ہی دفعہ یاس وقنوط سے حسرت لئے ہوئے پشاور روانہ ہوا۔سٹیشن میں کسی صاحب سے معلوم ہوا کہ حضرت والا جہانگیرہ تشریف لے گئے ہیں۔بہر حال میری ہی غلطی ہے ورنہ آپ کے آنے تک انتظار کرتا اور با جازت آجاتا۔خیر گذشتہ راصلوۃ آئندہ را احتیاط۔انتہائی پشیمانی ندامت کو بطور سفارش پیش کئے ہوئے معافی کا خواستگار ہوں......

تو آن نۂ که دل از صحبت تو برگیرم
وگر ملول شوی دلبر دگر گیرم

محترما! بجا ہے کہ پشاور میں سیر وتفریح کے گوناگوں عجائبات وغرائب سے وقت اچھی طرح سے گزرتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ میرے یہ دن انتہائی دشواری سے گزر رہے ہیں۔ دس سے گیارہ اور بارہ بجے تک ٹائپ کا کام آدھ گھنٹہ لائبریری میں اور پھر واپس مقام سواتی کو جانا ماہِ رمضان میں بہت ہی مشکل کام ہے۔اور عصر کے وقت اگر صدر کا چکر لگائیں بھی تو اس کا کیا لطف۔

ع کیا لطفِ زندگی ہے تیرے انجمن بغیر

ہر وقت آپکی یاد دل کو ستاتی ہے۔ آپ تو پھر بھی دارالعلوم دیوبند کو جانیکی تیاری میں مصروف ہونگے اور اشتیاق روانگی کے پیشِ نظر یہ چند دن بھی گزریں گے۔ حیران ہوں کہ کونسی دعا کروں۔اگر یہ دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اکوڑہ میں قائم ودائم رکھے اور آپکی جدائی کے المناک خبر سے اللہ تعالیٰ ہمیں ماؤف نہ بنا دے تو شاید آپ اس دعا سے ناراض ہونگے اور آپکی ناراضگی کے سامنے اپنی خوشی کو ترک کر لینا مناسب نظر آتا ہے۔ وترفقاً فالسمع من اعضائہ اور اگر یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی نیک ارادوں میں کامیاب فرما کر دارالعلوم دیوبند کے فیوضات سے بہرہ مند فرما کر بہت جلد ہی کامیاب کرادے تو اس دعا میں اگرچہ آپکی خوشی ہے مگر اسمیں ہمیں ہجر وفراق کی تاریکیاں نظر آتی ہیں۔

شیر علی شاہ (۲۸ جنوری ۱۹۵۸ء)

---

تمام شب تری تحریر نے سونے نہ دیا
اسی کے کیف نے تاثیر نے سونے نہ دیا
عجب انداز میں یہ کیفیتِ قلب و جگر
وفورِ شوق کی تعبیر نے سونے نہ دیا
دلِ بے تاب کی وارفتگی کا حال نہ پوچھ
مقامِ عشق کی تفسیر نے سونے نہ دیا